ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 105

قیمت -/35 روپے

جولائی 2010ء



مدرسہ شاہ ہمدان سکردو بلتستان

فہرستِ مضامین

اداریہ

تفکّر وتذکّر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

دنیا میں بسنے والے لوگ مختلف الخیال ہوا کرتے ہیں۔ مختلف قسم کے شوق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اپنے اذہان میں مختلف قسم کی خیالی تعمیرات کی خیالی تکمیل پہ خوب محفلیں سجاتے رہتے ہیں اور وہ یوں اپنے اذہان کی تسکین پہ دل ہی دل میں مسرت کا اظہار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں۔ کچھ لوگ توسیع پسندانہ سوچ لیے پھرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک ہر شعبۂ زندگی میں اپنی توسیع پسندانہ سوچ کے مطابق ترقی یافتہ بن کر خود کو سب سے بالادست قرار دئے جانے کا رنگین شوق سب سے زیادہ پیارا ہوا کرتا ہے۔ توسیع پسندانہ سوچ کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں مثلاً رقبے کی توسیع پسندانہ سوچ، تعداد افرادِ قوم کی توسیع پسندانہ سوچ، اپنے معنوی محیط دائرہ میں توسیع پسندانہ سوچ، بیگانوں کو اپنا بنانے کے لیے نفاق پسند توسیع پسندانہ سوچ۔

رقبے کی توسیع پسندانہ سوچ

یہ سوچ طاقتور ممالک کے بے لگام حکمرانوں کی ہے۔ وہ ہوس ملک گیری کا شوق پورا کرنے کے لیے کمزور ممالک کی طرف میلی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں اور جب بھی اُن کو مناسب موقع میسر آئے وہ کشور کشائی کے لیے ان کی طرف چڑھ دوڑتے ہیں۔ فرنگی استعمار نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی آڑ میں برصغیر پر تقریباً دو سو سال تک حکمرانی کی اور مسلمانوں کے اخلاقی بگاڑ کے تمام سامان مہیا کیے۔ چنانچہ آج کل بھی بعض نام نہاد مسلمان فرنگی استعمار کی اندھی تقلید پہ نازاں نظر آتے ہیں۔

تعداد افرادِ قوم کی توسیع پسندانہ سوچ

یہ سوچ اُن قبائلی سرداروں کی ہوتی ہے جو ڈرا دھمکا کر یا مختلف حیلوں کے ذریعے دیگر سرداران قبائل کو اپنا ہمنوا بنا کر اپنے قبیلے کی افرادی قوت میں اضافہ کرنے کا مشغلہ اختیار کیے رہتے ہیں۔ وہ اپنی سوچ کے مطابق عملی اقدامات کرنے میں قدرے کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

اپنے معنوی محیط دائرہ میں توسیع پسندانہ سوچ

یہ سوچ مادی وسائل سے مالا مال بعض مکاتب فکر والوں کے قائدین کی ہوتی ہے۔ وہ پسماندہ ممالک میں اقتصادی حربے اختیار کر کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنری ادارے اس سوچ کی مثال ہے۔ وہ اس میں کافی حد تک کامیاب ثابت ہو چکے ہیں۔

بیگانوں کو اپنا بنانے کے لیے نفاق پسند توسیع پسندانہ سوچ

یہ سوچ اُن مکاتب فکر والوں کے قائدین کی ہوتی ہے جو بڑی ہوشیاری سے دوسرے مکاتب فکر والوں میں رخنہ اندازی کی مختلف صورتوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نفاق پسندی کا مذموم مشغلہ اپنائے رہتے ہیں۔ یہ آخر الذکر سوچ ہی ہے جس نے ہمارا حلیہ بگاڑنے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رکھا ہے۔ اسی سوچ کے حامل عناصر کئی طریقوں سے اپنے خفیہ مذہبی ماسٹر پلان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے مثبت انداز میں منفی سوچ سے کام لیتے رہتے ہیں۔ ان کا یہ اقدام عام آدمی کے سمجھ سے بالاتر ہوا کرتا ہے۔ یوں بہت سے لوگ دھوکے سے اُن کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں۔ گویا اس طرح سے وہ بڑی تعداد میں سادہ لوح عوام کو اپنا بنانے کے کام میں

گامزن رہتے ہیں۔ رفتہ رفتہ وہ اس نہج پر رسائی پا جاتے ہیں کہ وہ ہمارے عقائد و اعمال کو تختۂ مشق بنانے کی بھی ٹھان لیتے ہیں۔ چنانچہ شمارہ نمبر ۴۰۱ کے اداریے میں ایک مضمون نگار کے مضمون سے اقتباس پیش کیا گیا تھا۔ اس میں قابلِ غور بات یہ تھی!

"مگر اس سے بھی زیادہ ضروری امر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گلگت بلتستان میں بہت بڑی تعداد میں آباد اس گروہ کے افراد کو اسلام کے حقیقی عقائد اور احکام سے مثبت طور پر آمادہ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر محاذ آرائی کی صورت پیدا کیے بغیر مثبت اور مفاہمانہ انداز میں انہیں اسلامی عقائد و احکام سے آگاہ کرنے کی مربوط اور منظم جدوجہد کی جائے۔ ان کی اکثریت صحیح عقائد کی طرف رجوع کرنے کے لیے تیار ہوگی۔"

قارئین کرام! ذرا غور کریں کہ مضمون نگار کے نزدیک اسلام کے حقیقی عقائد اور احکام پر ہم عمل پیرا نہیں ہیں؟ حالانکہ ہم شریعت محمدیہؐ کی کماکانت فی زمانہ پر عمل پیرا رہنے والے ہیں۔ ہم اسلام کے حقیقی عقائد اور احکام کے مطابق عملی زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ دراصل ان تمام بیرونی سازشوں اور اندرونی ناہمواریوں کی بنیادی وجہ ہماری کوتاہی اور بیگانوں کی نقالی کی بُو جاپاٹ ہے۔ اب تو لوگ ہمارے عقائد اور احکام کو غیر اسلامی سمجھنے کی جسارت بھی کرنے لگے ہیں۔ طفلِ مکتب سمجھ کر اسلامی عقائد اور احکام سمجھانے کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں۔ اس قسم کی صورت حال کا رونما ہونا ہمارے لیے نہایت افسوسناک ہونے کے ساتھ ساتھ اکیسویں صدی کا کھلا چیلنج بھی ہے۔ ہماری معنوی سرحدوں سے دراندازی کی صورت میں چپکے سے گھس بیٹھے عناصر ہماری بیخ کنی کے پلانوں پر سب کچھ نچھاور کرنے کو مستعد نظر آتے ہیں مگر ان کو بے نقاب کر کے عوام کی صحیح رہبری کے فرائض انجام دینے کے بجائے بعض اوقات ہم خود آپس میں دست و گریبان ہوتے دیکھے جاتے ہیں۔ بہرحال نفاق پسند توسیع پسندانہ سوچ کے حامل عناصر نے ہمیں بہت بڑا معنوی نقصان پہنچایا ہے۔ ہمارا معنوی دائرہ خطرناک حد تک گھٹ گیا ہے۔ پس ہمارا مشن اپنے معنوی وجود کو لاحق خطرناک انجام سے عوام کو آگاہ کرنا ہے۔ سابقہ تلخ ترین تجربات کی روشنی میں عقل سلیم کے حامل اہل علم اور دانشوران قوم کو عملاً متحرک ہونے کی ضرورت آج کل سب سے زیادہ ہے۔ دوراندیشی کے فقدان کی وجہ سے عوام کالانعام اپنے پیٹ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اس رجحان سے اقتصادی حربہ اختیار کرنے والوں کو سنہری موقع فراہم ہوتا ہے۔ خواب غفلت سے بیدار ہونے کی کوشش تیز کرنے کی ضرورت ہے ورنہ بھیانک معنوی انجام کا سامنا کرنا ہی پڑے گا۔ بقول کسے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

بقیہ: ماہ رجب اور معراج النبی کے حوالے سے

خصوصی تحریر

بس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس عظیم واقعے سے انسانیت کے مقام اور مرتبے کو سمجھیں اور پہچان لیں کہ اللہ نے انسان کو کس قدر بلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے کیونکہ معراج النبی ایک فرد کی نہیں بلکہ کل انسانیت کا نمائندہ کی معراج ہے۔ بقول اقبال ؎

سبق ملا ہے معراج المصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کے زد میں ہے گردوں

اس عظیم واقعے سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ پوری کائنات کو انسان کے تصرف میں کر دیا ہے اور اسی کی خدمت کے لیے سرگردان اور محوِ سفر ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے خالق و مالک کو پہچان لیں اپنے مقام و مرتبہ کو جان لیں اور اس کی بندگی میں لگ جائیں۔ یہی انسان کی حقیقی معراج ہے کہ وہ اپنے رب کا حقیقی بندہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو معراج کے طفیل روحانی معراج عطا کرے۔ آمین!

فقہ اسلامی

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اَمَّ الْجُمُعَۃُ فَکَانَتْ مِنْ اَعَاظِمِ شَعَائِرِ الْاِسْلَامِ وِھِیَ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ بَالِغٍ عَاقِلٍ حُرٍّ مُقِیْمٍ وِھِیَ خُطْبَتَانِ وَرَکْعَتَانِ تَقُوْمُ مَقَامَ الظُّھْرِ وَکَانَ وَقْتُھَا مِنْ اَوَّلِ الزَّوَالِ اِلٰی اَنْ یَّصِیْرَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ وَلَوْصَارَ مِثْلَیْہِ لَمْ تَبْطُلِ الْجُمُعَۃُO

(الفقہ الاحوط)

ترجمہ: نماز جمعہ کا مسئلہ

جمعہ اسلام کے بڑے بڑے امتیازی نشانوں میں سے ہے۔

یہ نماز ہر اُس مسلمان پر واجب ہے جو مرد ہو، بالغ ہو، عقل مند ہو، آزاد ہو اور مقیم ہو۔ دو خطبوں اور دو رکعتوں پر مشتمل یہ نماز ظہر کی جگہ لیتی ہے۔ اس کا وقت زوال کے آغاز سے لے کر ہر چیز کے سائے کا اُس کے برابر ہونے تک ہے۔ اگر ہر چیز کا سایہ اس سے دو چند ہو جائے، نماز جمعہ باطل نہیں ہوگی۔

وضاحت:

مذکورہ عبارتوں میں نماز جمعہ کے بارے میں اُمور ذیل کی واضح نشاندہی کی گئی ہے:

(۱) نماز جمعہ کی حیثیت۔ (۲) نماز جمعہ کے مکلف افراد۔ (۳) معنوی حیثیت کذائی۔ (۴) نماز جمعہ کا وقت آغاز۔ (۵) نماز جمعہ کا وقت اختتام۔

تفصیل وضاحت

(۱) نماز جمعہ کی حیثیت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز جمعہ کی حقیقت اور معنوی تشخص کے حوالے سے یہ دین اسلام کے بڑے بڑے امتیازی نشانوں میں گنی جانے والی نماز ہے۔ اس سے نماز جمعہ کی اہمیت خوب واضح ہو جاتی ہے۔

(۲) نماز جمعہ کے مکلف افراد

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز جمعہ دیگر نماز ہائے پنجگانہ کی طرح حسب ذیل شرطوں کے ساتھ اس کی بجا آوری واجب ہو جاتی ہے۔

۱۔ مسلمان ہونا: اس لیے کہ جو غیر مسلم ہو اُس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔

۲۔ مرد ہونا: لہٰذا عورت پر اس کے وجوب کا اطلاق بالذات نہیں ہوگا۔

۳۔ بالغ ہونا: لہٰذا نابالغ افراد پر بھی اس کے وجوب کا اطلاق نہیں ہوگا۔

۴۔ عقل مند ہونا: اس سے معلوم ہو کہ جو فرد عقل مند نہ ہو یعنی فاتر العقل ہو۔ اُس پر بھی نماز جمعہ کے وجوب کا اطلاق نہیں ہوگا۔

۵۔ آزاد آدمی کا ہونا: لہٰذا معلوم ہو کہ غلاموں پر بھی اس کے وجوب کا اطلاق نہیں ہوگا۔

۶۔ مقیم فرد کا ہونا: اس سے معلوم ہوا کہ مسافر پر بھی اس کے وجوب کا اطلاق بالذات نہیں ہوگا۔

باقی صفحہ نمبر 7 پر

اھل بیت

عرفان صادق

ناجی مناجی

حقیقتِ ذکر:

قال الصادقؑ من کان ذاکر اللہ علی الحقیقۃ فھو مطیع و من کان غافلا عنہ فھو عاصٍ و الطاعۃ علامۃ الھدایۃ و المعصیۃ علامۃ الضلالۃ و اصلھما من الذکر و الغفلۃ. فاجعل قلبک قبلۃ لسانک لا تحرکہ الا باشارۃ القلب و موافقۃ العقل و رضی الایمان فان اللہ عالم بسرک و جھرک

و کن کالنازع روحہ او کالواقف فی العرض الاکبر غیر شاغل نفسلک عما عناک بما کلفک بہ ربک فی امرہ و نھیہ و وعدہ و وعیدہ و لاتشغلھا بدون ما کلف بہ ربک و اغسل قلبک بماء الحزن (والخوف)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو حقیقی معنوں میں صمیم قلب کے ساتھ ذکر خداوندی اختیار کرے وہ بندۂ مطیع ہے اور جو ذکرِ الٰہی سے غافل رہے وہ بندۂ عاصی ہے۔ اور اطاعت ہدایت کی علامت ہے اور معصیت ضلالت وگمراہی کی دلیل ہے۔ پس ہدایت کی اصل ذکر ہے اور ضلالت کی اصل غفلت۔ پس اے سالک تجھے چاہیے کہ اپنے دل کو اپنی زبان کا قبلہ بنائے اور دل کے اشارے کے بغیر زبان کو حرکت نہ دے اور زبان کی ہر ہر حرکت میں عقل کی موافقت اور جذبِ ایمانی کو ملحوظِ خاطر رکھے۔ ذکرِ خداوندی کا ہمہ وقت ایسا اہتمام کر کہ جیسے تو حالتِ نزع میں ہے یا پھر تو عرصۂ محشر میں کھڑا ہے اور نفس کی طرف مشغول ہونے سے احتراز کر۔ ہاں ان امور کی انجام دہی کے لیے وقت ضرور نکال جن کا خداوند تعالیٰ نے تجھے مکلف بنایا اور جو اس کے اوامر ونواہی اور وعدہ و وعید یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے متعلق ہیں اور ان تکلیفات کے علاوہ جن کا اللہ نے تجھے مکلف بنایا، دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہو اور اپنے دل کو ہمیشہ غم اور خوف کے غسل سے پاک وپاکیزہ رکھ۔

واجعل ذکر اللہ تعالی مناجل ذکرہ تعالی ایاک وانہ ذکرک و ھو غنی عنک، فذکرہ لک اجل وأشھی وأثنی و أتم من ذکرک لہ و أسبق و معرفتک بذکرہ لک نورثک الخضوع والاستحیاء والانکسار و یتولد من ذلک رؤیۃ کرمہ و فضلہ السابق و تصغر عند ذلک طاعتک و ان کثرت فی جنب منۃ و تخلص لوجھہ و رؤیتک ذکرک لہ نورثک الریاء والعجب والسفہ والغلظۃ فی خلقہ واستکثار الطاعۃ و نسیان فضلہ و کرمہ ولا تزداد بذلک من اللہ تعالی الا بعداً ولا تستجلب بہ علی مضی الایام الا وحشۃ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اس خیال سے کیا کر کہ وہ تجھے یاد کرتا ہے اور تیرا ذکر کرتا ہے اور یہ کہ اس نے تجھے یاد کیا حالانکہ وہ ہر حال میں تجھ سے بے نیاز ہے۔ پس اس کا تجھے یاد کرنا اور تیرا ذکر کرنا اس ذکر سے بہتر، بالاتر، تمام تر اور روشن تر ہے جو تو اس کے حق میں روا رکھتا ہے اور اس حقیقت کی پہچان حاصل کرنا کہ اللہ تجھے یاد کرتا ہے اور تیرا ذکر کرتا ہے خضوع وحیا اور تواضع وانکساری کا موجب بنتا ہے اور اسی پہچان کے وسیلے سے اللہ پاک کے گزشتہ فضل وکرم کا احساس اور پاس رہتا ہے اور اس کے احسان وکرم کے مقابلے میں تجھے اپنی عبادت اور طاعت کم

تو معلوم ہوتی چاہے وہ کتنی زیادہ کیوں نہ ہو اور اللہ کے لیے تیری ہر عبادت اور عمل میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔

اس کے برعکس اگر تیری نظر اس ذکر اور عبادت پر رہے جو تُو پروردگار کے لیے کرتا ہے اور اسے گراں مایہ سمجھے تو اس سے تمہارے اندر خود بینی، خودنمائی، سفاہت اور درشت خوئی جیسی صفات مذمومہ پیدا ہو جاتی ہیں، جس کے باعث تُو اپنی عبادت کو زیادہ سمجھتا ہے اور اللہ کے فضل واحسان کو بھلا بیٹھتا ہے اور یہ زیادتی حق تعالیٰ سے دُوری کے علاوہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرتی اور مرور ایام سے وحشت و اضطراب کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

والذکر ذکران ذکر خالص بموافقة القلب، و ذکر صارف لک بنفی ذکر غیره کما قال رسول الله صلی الله علیه و آله: انا لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک . فرسول اللهؐ لم یجعل لذکر الله عزوجل مقداراً عند علمه بحقیقة سابقة ذکر الله عزوجل له من قبل ذکره له و من دونه اولی فمن اراد ان یذکر الله تعالیٰ فلیعلم انه ما لم یذکر الله العبد بالتوفیق لذکره لا یقدر العبد لذکره

ذکر کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ ذکر ہے جو خالص پروردگار عالم کا اپنا ہے کہ جو کیفیتِ قلب کی موافقت سے صورت پذیر ہوتا ہے اور دوسرا ذکر جو غیر اللہ سے واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: اے پروردگار! میں تیری ثنا اس طور سے کرنے سے قاصر ہوں جیسے تُو آپ اپنی ثنا کرتا ہے۔ پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقرار فرماتے تھے کہ اس ذکر کے مقابلے میں جو سابقاً خود ذاتِ باری تعالیٰ نے فرمایا، آپؐ کا ذکر کمتر تھا تاہم حضور نبی کریمؐ اس ذکر سے مطلع اور باخبر تھے جو ذاتِ باری تعالیٰ سے شانِ باری تعالیٰ میں صادر ہوا تھا۔

پس ایسے مقام پر جہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ذکر کی نفی فرمائی اور خدا تعالیٰ کے ذکر کا اثبات فرمایا، ہر اس شخص کو چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ارادہ کرے اسے اس حقیقت کا علم ہونا چاہیے کہ جب تک اللہ تعالیٰ بندے کا ذکر اس طور نہ فرمائے کہ اسے یاد کرے اور اسے اپنے رب کو یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے، بندے کی یہ طاقت اور مجال ہی نہیں ہو سکتی کہ ذکرِ خداوندی میں مشغول ہو جائے، یعنی ذکر خدا توفیق خدا کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

بقیہ: نمونہ شریعت محمدیہ

(۳) معنوی ہیت کذائی

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز جمعہ دو خطبوں اور دو رکعتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ دونوں خطبے نماز جمعہ پر مقدم رکھے جاتے ہیں۔ دونوں خطبوں سے فراغت پانے کے بعد نماز جمعہ کی بجا آوری کے لیے اقامتِ نماز پڑھی جاتی ہے پھر نماز جمعہ کی اجتماعی ادائیگی کی جاتی ہے۔ گویا اس کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز جمعہ ظہر کی جگہ لیتی ہے۔ لہٰذا نماز جمعہ کی اجتماعی ادائیگی کے بعد نماز ظہر کی بجا آوری کی کوئی ضرورت شرعاً نہیں ہوتی۔ ہاں جن حضرات کے ہاں نماز جمعہ کو وجوب کا درجہ حاصل نہیں وہ ظہر کی نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔

(۴) نماز جمعہ کا وقتِ آغاز

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہر واجب نماز کے لیے وقتِ آغاز ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح سے نماز جمعہ کے لیے بھی وقت آغاز ہے۔ چنانچہ جب پہلی بار دن ڈھل جائے تو یہ نماز کا وقت آغاز ہے۔ گویا دن ڈھلے، اس کا پہلا وقت ہوتا ہے۔

(۵) نماز جمعہ کا وقتِ اختتام

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر واجب نماز کا اختتامی وقت بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ دن ڈھلنے کے وقت سے لے کر جب ہر چیز کا سایہ اُس چیز کے برابر ہو جائے تو گویا نماز جمعہ کا وقت اختتام ہو جاتا ہے۔ تاہم شریعت محمدیہ میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ نماز جمعہ کے اختتام پر ہر چیز کا سایہ اس سے دو چند ہو گیا ہو تو اس سے نماز جمعہ کا بطلان لازم نہیں آئے گا۔ (جاری ہے۔۔۔!)

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

اهل بیت

ماہ رجب اور معراج النبیؐ کے حوالے سے خصوصی تحریر

مولوی عبد الحمید، خپلو

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی برکنا حولة لنریه من آیاتنا انه هوالسمیع البصیر o

(بنی اسرائیل۔۱)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) جو اپنے (مقرب) بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس گردو نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے۔ تاکہ ہم اس (بندہ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

تشریح و تفصیل:

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سفر معراج کو ذکر فرمایا ہے اور معراج کا عظیم واقعہ ماہ رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو پیش آیا۔ اس ماہ مبارک کی ساتسویں شب کو اللہ نے اپنے پیارے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تخلیق کے اندر موجود تمام عجائبات، تمام آسمانوں، جنت دوزخ اور ملکوت کی سیر کرائی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کا ذکر ہے۔ جبکہ سورہ والنجم پارہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۱ تا ۱۸ میں مسجد اقصیٰ تا قاب قوسین آو ادنیٰ کے سفر کا بیان ہوا ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی o قسم ہے ستارے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب وہ (چشم زدن میں) شب معراج اوپر جاکر) نیچے اترے

مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی o جنہیں اپنی صحبت سے نوازے والے نبی نہ کبھی راہ بھولے اور نہ کبھی راہ سے بھٹکے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰی o وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا ارشاد سراسر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی o اُن کو بڑی قوتوں والے (رب) نے براہ راست علم (کامل) عطا کیا۔

ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰی o جو حسن مطلق ہے پھر اس (جلوہ حسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی o اور وہ (محمدؐ شب معراج عالم مکان کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے۔ یعنی عالم خلق کی انتہا پر تھے۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی o پھر وہ (رب العزت اپنے حبیب محمدؐ) سے قریب ہوکر اور زیادہ قریب ہوگیا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی o پھر (جلوہ حق اور حبیب مکرم میں صرف) دو کمانوں کی مقدار کا فاصلہ رہ گیا یا انتہائے قریب میں اس سے بھی کم ہوگیا۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی o پس (اس خاص مقام قرب و وصال پر) اس (اللہ نے اپنے عبد محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی o (ان کے) دل نے اس کے خلاف نہ جانا جو (ان کے) آنکھوں نے دیکھا

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی o کیا تم ان سے اس بات پر جھگڑتے ہو کہ جو انہوں نے دیکھا

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰیo اور بے شک انہوں نے تو اس (جلوہ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اور تم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰیo عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیo سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔ اسی کے پاس جنت الماویٰ ہے۔

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰیo جب نور حق کی تجلیات سدرۃ (المنتہیٰ) کو بھی ڈھانپ رہی تھی جو کہ (اس پر) سایہ فگن تھیں

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰیo اور ان کی آنکھ نہ کسی طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (بلکہ جس کو تکنا تھا اسی پر جمی رہی)

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰیo بے شک انہوں نے (شب معراج) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (ترجمہ عرفان القرآن)

واقعہ معراج کا خلاصہ:

آیت قرآنی اور حدیث نبوی کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات خانہ کعبہ کے پاس حطیم میں آرام فرما رہے تھے کہ جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور نیند سے بیدار کیا اور ارادہ خداوندی سے آگاہ کیا۔ آپؐ اٹھے۔ چاہ زمزم کے قریب لائے گئے سینہ مبارک چاک کیا گیا اور قلب اطہر میں ایمان وحکمت سے بھرا ہوا طشت (برتن) انڈیل دیا گیا اور پھر سینہ مبارک درست کیا گیا۔ حرم سے باہر تشریف لائے تو سواری کے لیے ایک براق پیش کیا گیا اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں نگاہ پڑتی تھی وہاں قدم رکھتا تھا۔ حضور علیہ السلام اس پر سوار ہو کر مسجد اقصیٰ تشریف لائے۔

انبیاء علیہم السلام کی امامت:

حضور مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں تمام انبیاء علیہم السلام حضورؐ کی آمد کا انتظار فرما رہے تھے پھر تمام انبیاء نے آپ کی اقتدار میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اس طرح سابقہ انبیاء سے حضور علیہ السلام پر ایمان لانے کا جو عہد لیا گیا اس کی تکمیل ہوئی۔ اس کے بعد مختلف طبقات آسمانی کی طرف سفر شروع ہوا اور مختلف انبیاء سے انفرادی ملاقات ہوئی۔

انبیاء علیہم السلام سے ملاقات:

ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت خلیل اللہ نے مرحبا یا نبی الصالح والابن الصالح (یعنی اے نبی صالح اور فرزند صالح) کہہ کر آپ کا استقبال کیا پھر آپ آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ پہنچے جو انوار ربانی کی تجلی گاہ تھی جہاں سے جبریل کا سفر ختم ہوا جس کو شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

اگر میں ایک بال بھی یہاں سے آگے بڑھ جاؤں تو اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات میرے چہرہ کو جلا کر رکھ دیں گے۔

اونٹوں کی قطاریں:

مقام سدرہ کے قریب حضور نے اونٹوں کی قطاریں دیکھیں جن میں سے ہر ایک کے پشت پر صندوق رکھے ہوئے ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری پیدائش سے پہلے یہ قطاریں گزر رہی ہیں مجھے ان کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ ان کے اسرار کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اس کا قفل کھولو، جبریل نے بسم اللہ پڑھ کر قفل کھولا تو دیکھا کہ وہ صندوق انڈوں سے پُر تھا اور ہر انڈے کو قفل (تالا) لگا ہوا تھا۔ پھر جبریل نے بسم اللہ پڑھ کر کھولا تو انڈا خشخاش کے دانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر دانے پر قفل لگا ہوا تھا۔ بسم اللہ پڑھ کر قفل کھولا تو اندر ایک جہاں آباد تھا۔ ایک بہت بڑا شہر ایک عظیم الشان اجتماع اور مقرر تقریر کر رہا تھا کہ زمین پر پانی ہے اس پانی پر مٹی کا ایک تودہ ہے اس دورے پر نبی آخر الزمان نے نبوت کا اعلان فرما دیا ہے جب تک ہم ان پر ایمان نہیں لائیں گے ہماری نجات نہیں ہو سکتی۔ جبریل نے فوراً اٹھ کر کہا کہ میں جبریل ہوں اور یہ میرے ساتھ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ چنانچہ ان تمام نے کلمہ پڑھا اور اسلام میں داخل ہو گئے پھر جبریل نے اسی طرح قفل بند کر دیا اور قطاریں چلتی رہیں۔

سدرہ سے آگے:

پھر حضورؐ نے فرمایا میں اکیلا روانہ ہوا اور بہت سارے حجاب طے کیے یہاں تک کہ ستر ہزار حجابوں سے گزرا ہوا حجاب کا درمیانی فاصلہ پانچوں برس کی راہ تھی اور دونوں کا فاصلہ پانچ سو برس کا تھا۔ ایک روایت کے مطابق سدرۃ المنتھی کے بعد حضور کے لیے سبز رنگ کی نورانی سواری پیش کی گئی جس کی روشنی سورج کی روشنی ماند کر رہی تھی۔

مقامِ قاب قوسین:

عرش کے قریب پہنچے تو تمسا ء العرش باذیک عرش نے آپ کے دامن کو تھام لیا۔ آپ عرش پر ممکن ہوئے۔ آگے حجابات ہی حجابات تھے تمام پردے اٹھادیے گیے۔ سفر جاری رہا پھر ایک محبت بھری صدا آرہی تھی اون منی میرے قریب آئے۔ مقام دنا سے گزرے تو مقام معتدلی پر پہنچے وہاں سے گزرے تو قاب قوسین پر فائز ہوئے پھر اوادنیٰ پر یعنی اس سے بھی قریب ہوئے۔

رب کا دیدار:

حضرت عبد الرحمٰن صحابی رسول روایت کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ رایت ربی فی احسن صورۃ فوضع کفہ بین کیفی فو جدت بردھا بین قدیبی معلمت ما فی السمٰوت والارض (مشکوٰۃ المصابیح)

تین طرح کے علوم:

شب معراج اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم کو اپنی دیدار کے ساتھ تمام نعمتوں سے نوازا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ شب معراج اللہ تعالیٰ نے حضور کو تین طرح کے علوم عطا کیے۔ جس کا قرآن نے اشارہ فرمایا ہے۔ فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ۔

ایک علم وہ تھا جس کے متعلق یہ ارشاد تھا کہ یہ آپ کے لیے خاص ہے آپ کے علاوہ کوئی اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ دوسرا وہ علم عطا کیا گیا جس کے متعلق آپ کو اختیار دیا گیا کہ جسے مستحق سمجھیں جتنا چاہے عطا کردیں۔ تیسرا وہ علم جس کو کائنات کے لیے عام فرمایا۔

اُمت کے لیے معراج:

حضورؐ جب اللہ کے قرب خاص میں پہنچے تو اس مقام پر بھی امت کو نہیں بھولا بلکہ امت کی مغفرت کا پروانہ حاصل کیا اور امت کے لیے معراج میں سے ایک عظیم حصہ عطا کیا وہ حصہ نماز ہے چنانچہ آپ نے فرمایا الصلوۃ معراج المومن۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

اللہ نے معراج کی رات پچاس نمازیں اور چھ ماہ کے روزہ عطا کیے واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ پر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہے آتے رہے پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی رہیں آخر پانچ رہ گئی اور ایک ماہ کے اندر اللہ تعالیٰ فرمایا اے محبوب یہ خیال نہ کرنا کہ نمازیں کم ہوتی تو اب بھی کم کردیا ہے جو پانچ نمازیں پڑھے گا پچاس نمازوں کا ثواب عطا کرے گا کیونکہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا۔ جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس دس گناہ اجر دیا جائے گا۔

واقعہ معراج اور حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ:

حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ اصول اعتقادیہ میں معراج النبیؐ کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ویجب ان تعتقد ان نبینا ترقی علی المعراج وعبر علی السمٰوت بجسد یلیق بالعروج وھو جسد مکتسب لطیف خفیف وبو لوجہ مع فتح ابواب السمٰوت لا یلزم الخرق والالتیام۔

اس بات پر اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے اور آپ نے عالم بالا کو عروج فرمانے کے لائق جسم خفیف اور لطیف کے ساتھ آسمانوں کو عبور کیا۔ آپ کی معراج آسمانوں کے دروازے کھولے جانے کے ساتھ ساتھ ہوا ہے اس سے فرق پھٹن اور التیام (ملاپ) کا مسئلہ لازم نہیں آتا (جو کہ کرہ ہائے افلاک کی ساخت کے منافی ہے)۔

خلاصہ گفتگو:

معراج النبیؐ کے حوالے سے اب تک صاحبان علم وعرفان نے بہت کچھ لکھا ہے اور بہت کچھ کہا ہے اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

باقی صفحہ نمبر 4 پر

نوربخشیات

تعارف صوفیہ نوربخشیہ

مولانا شکور علی انور،
فاضل عربی۔ایم اے۔ بی ایڈ

اصلاح و ہدایت لازم:

عوام الناس کی طرف سے استمد اد غیر اللہ کا اظہار قدرے اصلاح طلب ضرور ہے جو علماء کا فریضہ ہے کہ بعض ناداں جاہل اور ان پڑھ لوگ اپنی نادانی سے زبان حال سے بعض ایسے کلمات اور حرکات سرانجام دیتے ہیں جو دراصل شرک والحاد سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ان کی نادانی اور بے علمی کا تعلق ہے وہ معفو چیز ہے۔ خدا بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے اور رازوں کو جانتا ہے وہ بھی نادانی اور جہالت سے صادر ہونے والی لغزشوں کو گرفت میں نہیں لاتا جب تک اس کے اخلاص اور محبت کا اندازہ نہ کرے۔

جیسا کہ حدیث قدسی میں آتا ہے کہ من قتله محبتی فانا دیته جسے میری محبت ہلاک کرے میں خود اس کی دیت بنوں گا۔

علمائے کرام کو چاہیے کہ بلا خوف وخطر اور بلا احتیاط کسی کو معمولی لغزشوں کی بنیاد پر کفر وشرک سے نسبت نہیں کرنا چاہیے نہ کسی مسلمان کی تکفیر وشریک پر فتویٰ صادر کرے بلکہ انسانی زعم وگمان خدا کے ہاں بالکل حیثیت نہیں رکھتا حدیث میں آتا ہے کہ:

رب رجل یعلمها الرجل لا یکون له سیئةاضرعلیه منها و رب رجل سئیة یعملها الرجل لا یکون له حسنة انفع له منها.

ترجمہ: بہت سی نیکیاں جو آدمی کرتا ہے برائی سے بڑھ کر ضرر رساں ہوتی ہیں اور بہت سی برائیاں جن کا آدمی مرتکب ہوتا ہے نیکی سے بڑھ کر مفید ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ مسلمان انتہائی خود پسندی اور اپنی موحدانہ افتخار کے پیش نظر کسی دوسرے مسلمان کو جبکہ وہ قبلہ وکعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتا ہے اور کلمہ شہادت پر اس کا ایمان بھی ہے اور ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ کافر اور مشرک قرار دیتا ہے ایسے میں اس کا اپنا کیا حال ہوگا؟ لوگ اس کے بارے میں نہیں سوچتے: اسلام کفر والحاد کی فیکٹری کا نام نہیں ہے تو اب اس غرور اور خود پسندی کے نتیجے میں جو عصبیت پھیلی جارہی ہے اس کو کیا کہیں گے؟

اس لیے مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں حضرت شاہ ہمدانؒ فرماتے ہیں کہ ارباب قلوب کے ہاں یہ طے شدہ بات ہے کہ جو طاعت بندے میں عجب اور غرور پیدا کرے عین معصیت ہے اسی طرح وہ معصیت جو طالب حق کو اعتراف وعاجزی اور عذر کے مقام پر لاکھڑا کرے وہ درحقیقت مفید طاعت ہے صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیمات کا خلاصہ یہی ہے۔ لہٰذا علماء کرام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان مسائل کی اصلیت پر اور حقیقی حال صورت پر تبصرہ کر کے عوام الناس کو تعلیم دیں اور حقیقی اسلامی نظریہ سے باخبر کردیں مفت کے فتوے بازیوں سے احتراز کیا جانا نہایت انصاف پسند بات ہوگی اس لیے حقیقت اسلام یہی ہے کہ مسلمان یا کسی کافر کو بھی حکمت وموعظت اور سیاست سے اسلام کا حامل بنائے ورنہ حامل قرآن کو کافر بنانا کہاں کا انصاف ہے؟ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت قرآن حکیم کے گراں قدر ثواب کے باوجود فرمایا:

ہائے افسوس بہت سے قرآن پڑھنے والوں کو بعد محرومی اور لعنت، وملامت اور نقصان وخسارے کے سوا کچھ نہیں ملتا کہ.

باقی صفحہ نمبر 27 پر

نوربخشیات

عقیدہ ولایت اور سلاسل نوربخشیہ

(پہلی قسط)

ذاکر حسین ذاکر

نوربخشی کتب فکر میں عقیدۂ ولایت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سید محمد نوربخشؒ نے طریقت میں ولایت پر ایمان کو اس طرح لازم قرار دیا جس طرح شریعت میں رسالت پر عقیدہ واجب ہے۔ وجوبی عقائد سے متعلق یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ مسلمہ ارکان ایمان، ارکان اسلام اور فرائض کے بعد وہ تمام باتیں جن پر نظریاتی اعتبار سے عقیدہ رکھنا واجب ہے، میر سید محمد نوربخشؒ نے اپنی کتاب اصول عقائد میں بیان فرما دی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بات پر عقیدہ رکھنے یا نہ رکھنے کا معاملہ شرعی اعتبار سے کم از واجبات کی ضمن میں نہیں آتا۔ اور جو بات اس ضمن میں نہ آئے اس سے متعلق واجبات جیسی اہمیت دینا، یا واجبات والی جزا و سزا کے احکامات صادر کرنا قرین انصاف نہیں۔ انہی معاملات میں سے ایک ایسے معاملے پر مسلمہ نوربخشی کتابوں کی روشنی میں اظہار رائے کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ کچھ مبلغین کے کسی خاص نکتے پر ضرورت سے زیادہ اہمیت کی وجہ سے پیدا ہونے والے ابہام کا ازالہ ہو سکے۔ عقیدہ ولایت سے متعلق کسی بھی قسم کی گفتگو سے قبل اس ضمن میں کتاب الاعتقادیہ کے متن کا بغور مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ تاکہ انہی بنیادوں پر بات کو آگے بڑھا سکیں۔ عقیدہ ولایت کے حوالے سے کتاب الاعتقادیہ میں ارشاد ہوا ہے۔

"اور اس بات پر عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ اولیا وارث انبیاء ہیں۔ کیونکہ وہ علماء باعمل ہیں، علماء ربانی ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، یہی وہ کامل ہستیاں ہیں (جو دوسروں کو بھی درجہ کمال تک پہنچا سکتی ہیں)۔ امت محمدؐ میں ان کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے اور دنیا ان کی برکتوں سے ایک لمحے کے لیے بھی خالی نہیں۔ جیسا کہ رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ ابرار نہ ہوتے تو سیاہ کار تباہ ہو جاتے، ان (کامل ہستیوں کی) کی ابتدا علیؑ ہیں اور خاتم مہدیؑ، طریقت میں اولیاء پر ایمان اس طرح واجب ہے جس طرح شریعت میں انبیا پر" (کتاب الاعتقادیہ)

اس متن سے جن باتوں کی مکمل صراحت ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

☆ بطور وارث انبیاء اولیاء اللہ پر عقیدہ واجب ہے، یعنی نبی کی تعلیمات اور شریعت کا امین ہونے کے ناطے ان پر عقیدہ واجب ہے۔

☆ اولیاء وہ ہیں جو عالم باعمل ہیں، صرف عالم یا صرف عامل ہونا ولایت کیلئے کافی نہیں، علم و عمل دونوں ساتھ ہونا ضروری ہے۔

☆ اولیاء عالم ربانی ہیں کیونکہ ان کے علم کا منبع ظاہری وسائل تک محدود نہیں، وہ وجدانی علوم سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ یعنی وہ روحانی اعتبار سے بھی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں جس کے ذرائع کشف، شہود رویائے صادقہ وغیرہ ہو سکتے ہیں۔

☆ حضور اکرمؐ کی حدیث مبارکہ کے مطابق باعمل علماء ہی وارث انبیاء ہیں جو ولایت کی صفت ہے۔

☆ ان صفات کے حامل اولیاء کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ یعنی وہ کامل بھی ہیں اور مکمل بھی یعنی خود بھی تکمیل ذات (Self actualization) کے مقام پر پہنچے ہوئے ہیں اور دوسروں کی بھی اس کمال تک رہنمائی کر سکتے ہیں۔

☆ ان اولیا کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے جن کے فیض سے عالم ایک لمحے کے لئے بھی خالی نہیں۔ ہر دور اور ہر زمانے میں ان کی

وجود عالم انسانیت پر فیض کا باعث ہے۔

☆ ان کی ابتدا مولا علی علیہ السلام ہیں اور اختتام حضرت امام مہدی آخر زمان علیہ السلام۔

☆ طریقت میں اولیاء پر ایمان کی اہمیت اتنی ہے جتنی شریعت میں انبیا پر ایمان کی اہمیت ہے۔

ان بنیادی باتوں کی تشریحات دیگر کتابوں میں موجود ہیں۔ مثلاً انسان نامہ میں سید محمد نوربخشؒ نے ولایت کی نشانیوں میں سے ثابت قدمی اور کرامت آثار کو علامات ولایت قرار دیا ہے۔ اسی طرح قلب مؤمن سے ذکر کی صدا آنا، کشف قبور وغیرہ دیگر ابتدائی نشانیوں میں سے بتائی جاتی ہیں۔

کتب تصوف میں اولیاء کی درجہ بندی سے متعلق متعدد روایات موجود ہیں جن کے مطابق مذکورہ تین لاکھ تعداد کے ساتھ تین سو نقباء، ستر نجباء، چالیس ابدال، سات اخیار، چار عمد اور ایک غوث ہوتے ہیں۔ اولیا کی اس تعداد سے متعلق سید علی ہمدانیؒ کے مرید نورالدین جعفر بدخشی کتاب خلاصۃ المناقب میں ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "جب تک اللہ کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے، تین سو رجال قلب آدمؑ پر ہیں، چالیس کے دل قلب موسیٰؑ پر ہیں، سات کے دل قلب ابراہیمؑ پر ہیں، پانچ کے دل قلب جبرئیلؑ پر ہیں، تین کے دل قلب میکائیلؑ پر ہیں اور ایک قلب اسرافیلؑ پر ہے" جب کسی بھی طبقہ سے کوئی وفات پا جائے تو ان کے پچھلے طبقہ سے کوئی ان کی جگہ لے لیتا ہے۔ اور یہ تعداد پوری رہتی ہے۔ اولیاء کے اقسام اور تعداد کی درجہ بندی کی مثال یوں بھی جا سکتی ہے کہ تین لاکھ کی تعداد مملکت ولایت کے اراکین پارلیمنٹ ہیں، تین سو اراکین کابینہ ہیں اور اسی طرح چالیس، سات، پانچ تین اور ایک روحانی عہدے کے اعتبار سے سینئر اراکین ہیں جن کی سرپرستی وہ کرتا ہے جو قلب اسرافیلؑ پر ہو۔ اسے قطب یا غوث بھی کہتے ہیں۔ مختلف روایتوں کے مطابق ان روحانی عہدوں کے مختلف نام ہیں۔ بعض اوقات ایک طبقہ کے اولیا کو کئی ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ مثلاً اخیار کو سیاح بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح اقطاب اور افراد میں فرق، رجال الغیب اور مجذوبان کے حالات تصوف کی کتابوں میں موجود ہیں۔

چونکہ اس مضمون میں ہمارا مقصد عقیدہ ولایت کی نوعیت اور نوربخشی سلاسل تصوف پر مختصر تبصرہ ہے، لہٰذا اس مضمون کو انہیں نکات تک محدود رکھا جائے گا۔

از روئے قرآن روحانی پیشوائی کیلئے بعد از رسالت لفظ امام، ولی اور اولی الامر استعمال ہوا ہے جن کی اطاعت اور اتباع لازمی ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید کی رو سے لفظ اطاعت اور اتباع ثابت ہے لہٰذا مسلکِ نوربخشیہ انہی الفاظ کو انہی معنوں میں وجوبی حیثیت کا حامل سمجھتا ہے۔

میر سید محمد نوربخشؒ نے جہاد اکبر اور جہاد اصغر کی رہبری کیلئے لفظ امام استعمال فرمایا ہے، دیگر صفات جیسے شریعت کا مجتہد ہونا، طریقت کا مجاہد ہونا عالم ربانی ہونا وغیرہ کو امام کی خصوصیات قرار دیا ہے۔ ایسے امام کو مرشد بھی کہا جاتا ہے یعنی جو خود ہدایت یافتہ ہو اور دوسروں کو ہدایت یافتہ بنانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ عقیدہ ولایت کی ضمن میں تلک الکمل اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ کامل اور مکمل، ہدایت یافتہ اور ہادی ہیں۔ جن کی تعداد تین لاکھ سے زائد بتائی گئی ہے۔ جو انبیاء کے وارث ہیں اور بطور ہادی عملاً اکناف عالم میں ان کا وجود اور فیض رسانی عالم انسانیت کیلئے ضروری ہے ورنہ نعوذ باللہ عدل کے تصور پر سوالیہ نشان ہوگا۔ ان میں سے جس سے بھی ممکن ہو روحانی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ سبھی روحانی سرپرستی کے اہل ہیں، سالک کو اس کی حالت کے مطابق جو بھی ہدایت مطلوب اور مقصود ہو، دے سکتے ہیں اور اعلیٰ منازل تک رہنمائی کر سکتے ہیں۔

اس پس منظر میں اگر کوئی یہ کہے کہ پوری دنیا میں صرف ہمارا سلسلہ ہی واحد روحانی سلسلہ ہے، یا یہ کہ صرف ہمارے سلسلے کے پیر کا اتباع ہی روحانیت کا ضامن ہے وغیرہ وغیرہ تو اس طرح کی سوچ

باقی صفحہ نمبر 16 پر

ادب تصوف

رسالہ تذکرۃ المشائخ

(تیسری قسط)

مولانا شکور علی انور

بعض مشائخ عظام کے مواضع وحکایات اور مدفن کا بیان

کسرق

''کسرق'' کاف فتحہ، راکسرہ اور قاف سکون کے ساتھ اسفرائن کے دیہات میں ایک کا نام ہے۔ اسفرائن خراسان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔

گورپان یا جورجان

گورپان کو جورجان بھی لکھتے ہیں۔ جیم فتحہ اس کے بعد را اور واؤ سکون ار با فارسی فتحہ کے ساتھ الف اور نون ساکن کے ساتھ پڑھا لکھا جاتا ہے۔ یہ اسفرائن کے کسی گاؤں کا نام ہے۔

خیوق

خیوق خا کسرہ یا ساکن واؤ فتحہ اور ق سکون کے ساتھ خراسان کے شہروں میں سے کسی شہر کا نام ہے اور یہ خوارزم کے مضافات میں شامل ہے۔ (آج کل خوارزم روس کی آزاد ریاست آذربائیجان کے مضافات کا حصہ ہے)۔

آرام گاہ شیخ عمار یاسرؒ

حضرت شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ بدلیس ہی میں مدفون ہیں۔ بدلیس با کسرہ دال ساکن لام کسرہ اور یا اور سین سکون کے ساتھ یہ قصبہ سرزمین رومن اور روم کے سرحد پر واقع ہے۔

سہرورد

سہرورد سنجاس کے قریب زنجان اور ابہر کے درمیان ایک گاؤں کا نام ہے۔

غزال

غین فتحہ اور تخفیف زا، الف ار لام سکون کے ساتھ پڑھا لکھا جاتا ہے۔ یہ طوس کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا نام ہے۔

گرگان

کاف فتحہ رافتحہ و مشدد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ یہ بھی شہر طوس کے ایک گاؤں کا نام ہے۔

کرخ

کرخی منسوب ہے کرخ کی طرف۔ یہ شہر بغداد کے محلوں میں سے ایک محلہ کا نام ہے۔

دینور

دینور کردستان کا ایک شہر ہے جو ہمدان شہر سے قریب ہے۔

نھاوند

نھاوند لرستان کے نزدیک کردستان کا ایک شہر ہے جہاں حضرت شیخ ابوالعباس نھاوند رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ ہے۔

وزیول

دال کسرہ، زا سکون، یا ضمہ اور واؤ اور لام سکون کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ یہ خوزستان کے ایک شہر کا نام ہے جہاں حضرت شیخ قصری وزیولی خوزی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت گاہ موجود ہے۔

مانکیل

مانکیل ہم فتحہ کے ساتھ اس کا ے بعد الف اور نون سکون، کاف کسرہ پھر یا اور لام سکون پڑھا جاتا ہے۔ جہاں حضرت شیخ محمد مانکیل رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ موجود ہے۔ یہ لرستان کے علاقہ کا حصہ ہے جو سلطنت ازواتان یعنی دافتحہ کے ساتھ زال سکون، واؤ فتحہ کے ساتھ اس کے بعد الف اور نون فتحہ کے ساتھ پھر اس کے بعد الف نون سکون کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ یہ انجلہ دیہات کا ایک گاؤں ہے۔ انجلہ الف فتحہ نون سکون، قیم اور لام فتحہ مشدد اور ہا سکون کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

مانکرہ

جہاں حضرت شیخ داؤ دین محمد خادم کی زیارت گاہ موجود ہے۔ یہ لرستان کے مضافات سلطنت مانکرہ میں واقع ہے۔ مانکرہ میم فتحہ، الف کے بعد نون سکون کے ساتھ، کاف اور را مشدد فتحہ اور ہا سکون کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ یہ کشمن دیہات کے کسی گاؤں کا نام بھی ہے۔

خراسان

جہاں حضرت شیخ ابوالقاسم بن رمضان پیدا ہوئے، وہیں نشوونما پائی اور آپ کی آخری آرام گاہ خوزستان میں موجود ہے۔ جو خراسان میں واقع ہے اور وہ ایسی جگہ میں واقع ہے جسے چہار اسابت (چہار ملکوں کا سنگم) کہتے ہیں اور وہ ششتر اور زربول کے درمیان میں آتا ہے۔

نہر جور

نہر جوری شہر نہر جور سے منسوب ہے۔ یہ فارس کے کسی موضع کا نام ہے۔

سوس

سوی سوس سے منسوب ہے۔ یہ خوزستان کے کسی موضع کا نام ہے اور وہ حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام کے آستانہ مبارک کے قریب واقع ہے۔

طبری

طبری منسوب ہے طبرستان سے۔ اس کا دوسرا نام مازندران ہے۔

مشہد طوس

جہاں حضرت امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام کا روضہ اقدس موجود ہے۔ آپ کی ولادت ۱۴۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۵۵ سال کی عمر پا کر ۲۰۳ ہجری کو انتقال ہوئے۔ آپ کا مشہد آج بھی مرجع خلائق مقصود کل شائق بنا ہوا ہے۔

بغداد

جہاں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ۱۲۸ ہجری کو ولادت ہوئی۔ وفات حسرت آیات ۱۸۳ ہجری کو ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات ۱۴۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور مدینہ میں ہی مدفون ہیں۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۵۵ سال تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فردہ تھا جو قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی بیٹی تھی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہجرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے گیارہ سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ۱۱۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیش آیا، وہیں آپ کا روضہ مبارک موجود ہے۔ آپ نے کل ۵۷ سال عمر پائی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

حضرت امام زین العابدین علی ابن حسین علیہما السلام کی ولادت ۳۸ ہجری کو ہوئی۔ آپ کا انتقال ۹۴ ہجری کو ہوا اور روضہ اقدس مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام شہر حلہ کے کسی محلہ میں آرام فرما ہیں۔ اس کے موضع کو کربلا کہتے ہیں۔ کربلا کاف فتح، را سکون، ب اور لام الف کے ساتھ مفتوح ہوں گے۔ آپ کو یہاں شہید کیا گیا اور یہیں آسودہ خواب ہیں۔ روضہ مبارک خلق میں معروف اور مرجع عوام وخواص بنا ہوا ہے۔ امام کی ولادت مبارکہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اپنے بڑے بھائی امام حسن علیہ السلام کی ولادت سے ٹھیک چھ ماہ بعد پیش آئی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے علاوہ کوئی بچہ زندہ نہیں بچا جو چھ ماہ کے اندر اندر پیدا ہوا ہو۔ امام حسین علیہ السلام کی عمر اپنی شہادت کے وقت ۵۷ سال کو پہنچ چکی تھی۔

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو ۴۰ ہجری میں کوفہ میں شہید کیا گیا۔ آپ کی عمر اس وقت ۶۵ سال کو پہنچی تھی اور کوفہ میں ہی روضہ اقدس مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

لالا

ہم نے کہا تھا کہ لالا یہ ایسا نام ہے۔ جس سے حضرت شیخ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ سعید کو پکارا جاتا تھا۔ شیخ علی لالا رحمۃ اللہ علیہ اس بنیاد پر شیخ ابو یوسف ہمدانی اور شیخ سعید کو اپنا بزرگ ترین اصحاب میں شمار کرتے تھے۔ یہ لوگ شہر مرو کے تھے اور مرو کے باشندے ان کو بزرگان رقیب لالا کے نام سے پکارتے تھے۔

غزنو

حضرت شیخ سعید اور سنائی دونوں غزنوی ہو گزرے ہیں۔ ان کے درمیان رشتہ داری تھی۔ دونوں حضرت شیخ ابو یوسف ہمدانی کی خدمت میں چلے گئے۔ اس وقت آپ مرو میں موجود تھے۔ آپ تو سنائی غزنو میں مدفون ہے جہاں سلطان محمود غزنوی کا مزار موجود ہے اور شیخ سعید خراسان میں آسودہ خواب ہیں۔ یہ سلطنت جویان کا خسرو شیر نامی موضع کا نام ہے۔

شیخ سعید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سعید رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۱۵۳ سال تھی اور سو سالہ زندگی میں انھوں نے کئی ایک شادیاں بھی کیں۔ جن سے بہت سے پسران تھے۔ اس میں عمر کے کوچک ترین فرزند ارجمند شیخ علی لالا تھے جو کہ ہمارے شیخ معظم ومحترم ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(جاری ہے۔۔۔!)

بقیہ: عقیدہ ولایت اور سلاسل نوربخشیہ

نوربخشی سلسلہ تصوف کو محدود کرنے اور یوں ابہام پیدا کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہاں کسی بھی پیر کی پیریت سے انکار نہیں، بلکہ دنیا میں موجود دیگر تمام مرشدین طریقت کا اقرار مقصود ہے، جن میں سے کسی سے بھی فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک سلسلہ ہائے تصوف کا تعلق ہے دنیا میں ساٹھ سے زائد مستند سلسلے موجود ہیں۔ تہران یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق جس وقت بلتستان میں نوربخشی سلسلے کے پیر سید عون علیؒ زندہ تھے اُس وقت صرف سلسلہ نوربخشیہ کے تین اور زندہ پیر موجود تھے، جن کے نام یہ ہیں پیر میر علی شاہ، پیر آقائے حسین مشکور، پیر صلاح الدین علی نادر عنقا۔ اس وقت پیر نادر عنقا زندہ ہیں اور امریکہ کی شہر لاس انجلیس میں سکونت رکھتے ہیں۔ آپ کی زیر سرپرستی تصوف پر بہت بڑا ادارہ موجود ہے، آپ ہفتے میں چار دفعہ اپنے مریدین سے خطاب کرتے ہیں/درس دیتے ہیں جو بیک وقت دنیا کی پانچ بڑی زبانوں میں نشر ہوتا ہے انٹرنیٹ پر آپ بھی ان کو سن سکتے ہیں۔ پیر نادر عنقا اس وقت اپنے سلسلے کے بیالیسویں پیر ہیں جبکہ ان کے ویب سائٹ کے مطابق میر سید محمد نوربخشؒ سلسلے کے چوبیسویں قطب تھے۔ پیر نادر عنقا فارسی اور انگریزی میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اسی طرح ایران میں نوربخشی سلسلے کے پیر آقائے مشکور سے ہمارے علماء نے بھی ملاقات کی ہیں۔ محترم اخوند حسین صاحب سابق امام مسجد جامع مسجد کرسمہ تھنگ سکردو، نے آقائے مشکور سے اپنی ملاقات کا تذکرہ خود مجھ سے فرمایا ہے۔

(جاری ہے۔۔۔!)

گاہے گاہے باز خواں

رسالہ عقلیہ امیریہ

تعارف و ترجمہ: غلام حسن حسنو
فاضل عربی۔ ایم اے

مشائخ طریقت کے ہاں اسمائے عقل

جب یہ مقدمہ معلوم ہوگیا اب جان لو کہ اہل تحقیق کے نزدیک یہ جوہر صفات متعددہ کا حامل ہے اور یہ ہر صفات میں ظہور کرتا ہے اور ہر اسم سے مسمی ہوتا ہے پس

1-روح کیونکہ یہ جوہر بذاتہ زندہ ہے اور دوسروں کو زندہ کرتا ہے اس لئے اسے روح کہتے ہیں کیونکہ روح کی تعریف یہ ہے کہ وہ خود زندہ ہوتی اور دوسروں کو زندہ کرتی ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ زندگی کی دو قسمیں ہیں اول جان سے اشیاء میں زندگی ہے اور دوم حیاۃ علم سے ارواح میں زندگی ہوتی ہے کیونکہ یہ جوہر حیات علوم حقیقی کے ذریعے ارواح وقلوب کو زندہ کرنے والا ہے اس لئے اسے روح کہتے ہیں۔

2- قلب کیونکہ یہ جوہر غیب وشہادت کے اطوار میں الٹ پھیر کرتا رہتا ہے اس لئے اسے قلب (کا معنی بدلتے رہنا اور الٹنا پھرنا ہے) کہتے ہیں کیونکہ یہ کبھی مراتب جسمانی کے مطالعہ کے ذریعے امور محسوسہ کے معانی کو باطن میں تشخیص کرتا ہے اس کے عواقب، لوازم، عوارض کے نتائج پر حکم نافذ کرتا ہے اور کبھی اسرار الہام اور واردات غیبی کے دلہن کو خزانہ اسرار سے نکال لیتا ہے اور لطیف عبارات اور دقیق اشارات کے ذریعے مظاہر ومناظر موجودات میں جلوہ گر کرتا ہے۔

3- نفس کیونکہ اس جوہر کی حقیقت ذات اسرار روحانی کے پھیلاؤ کی وجہ سے شروع سے آخر تک جسمانی انبساط ہے اس لئے اسے نفس کہتے ہیں۔

4-نور کیونکہ یہ کمالات کا مظہر اور حالات کو واضح کرنے والا ہے اس لئے اسے نور کہتے ہیں۔

5-لوح یہ الہامات سری کے اسرار کا قابل اور تنزلات ملکی کی انوار کا حامل ہے اس لئے اسے لوح کہتے ہیں۔

6- قلم کیونکہ یہ ارباب بصیرت کے الواح ضمیر پر تجلیات قدسی کے حقائق لکھنے والا اور واردات غیبی کے اشکال نقش کرنے والا ہے اس لئے قلم کہتے ہیں۔

7-روح نبوی کیونکہ یہ الطاف ربانی کے فیضان اور انفاس روحانی کی خوشبو کے ذریعے قوائے روحانی کو بڑھانے والا اور صفات شیطانی کو گھٹانے والا ہے اس لئے روح نبوی کہتے ہیں۔

8-روح ملکی کیونکہ یہ طاعات خداوندی کی ترغیب دینے والا اور ریاکاری کی کدورتوں سے اعمال کو پاک کرنے والا ہے اس لئے اسے روح ملکی کہتے ہیں۔

9-روح قدسی کیونکہ یہ بہیمی، سبعی اور شیطانی اوصاف کی آلودگیوں اور میل سے پاک وصاف کرنے کا سرچشمہ اور طہارت و پاکیزگی کا منبع ہے اس لئے روح قدسی کہتے ہیں۔ غرض اگر اس جوہر کو ہزاروں نام بھی دے دی جائیں اس کی قابلیات اور خصوصیات کے تنوع، تجلیات ذاتی، صفاتی، افعالی اور آثاری کے فیضان مملکت انسانی کی تدبیر و

تصرفات اور جسمانی حقائق پر فوقیت کی وجہ سے سب درست ہو گئے۔ یہی وجہ کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کے ارشاد

للعقل الف اسم و لکل اسم الف اسم

عقل کے ہزار نام ہیں اور ہر ہر نام کے مزید ہزار نام ہیں

اسی کی جانب اشارہ ہے اس لئے بعض اہل تحقیق کہتے ہیں کہ مملکتِ وجودِ انسانی میں یہ وزیر کی حیثیت رکھتا ہے مملکتِ آفاقی میں یعنی امور معنوی کی تدبیر، تصریف اور مقاصد دنیوی کے اسباب تقدیہ سب اسی کے سپرد ہیں۔

اسم وَزِيْرُ فَعِيْلٌ کے وزن پر ہے یہ واؤ، زا اور را سے بنی ہے اس میں واؤ مکسور اور مفتوح دونوں طرح آسکتا ہے کیونکہ ان دونوں کے معنی اس میں موجود ہیں اگر واؤ مکسور کے ساتھ پڑھے تو اس کے معنی گراں بار یا بوجھل کے ہیں یعنی اعیانِ مملکت کے بوجھ اٹھانے والے۔ گر مفتوح پڑھے تو اس کا معنی ماوی و ملجا (ٹھکانا اور جگہ) ہے کیونکہ تمام اشخاص و افراد کے حظوظ جسمانی کی اسباب تحصیل اور تعلیم روحانی کے اکتساب کی سعادت اسی سے متعلق ہوتا ہے کیونکہ اس کی ذات گرامی اور جوہر لطیف مکارم اخلاق کا منبع اور محاسن اوصاف کا مجمع ہے۔ بعض کتب سابقہ میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس جوہر کی تخلیق و پیدائش کا ارادہ فرمایا تو اس کو فضائل کا مجموعہ اور وسائل کی حفاظت گاہ بنا دیا اس کی ذات عدل ہے اس کا سر ہمت ہے اس کا چہرہ جمال ہے اس کی ابرو حفظ ہے اس کی آنکھ عبرت ہے اس کی جبین حیا ہے۔ اس کے کان عفت ہیں اس کی ناک غیرت ہے اس کا منہ صدق ہے اس کی زبان حکمت ہے اس کی گردن کوشش ہے اس کا سینہ شجاعت ہے اس کے بازو یقین ہیں اس کی کہنی توکل ہے اس کی کلائی عصمت ہے اس کی ہتھیلی جود ہے اس کی انگلیاں ایثار ہیں اس کا داہنا مبارک ہے اس کا باہنا آسانی و سہولت ہے اس کا پشت عزت ہے۔ اس کی شکم ورع و سادگی ہے اس کا دل فطنت (دانائی) ہے اس کی روح علم ہے اس کی شرمگاہ عفت ہے اس کی زانو حرفت ہے اس کی پنڈلی استقامت ہے اس کے قدم خوف و رجا ہیں ہے اس کی زندگی امانت ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اس کا تاج خضوع ہے اس کے دستار خشوع (فروتنی) ہے اس کی آنکھ علم ہے اس کا مسکن انس و محبت ہے اس کا راستہ ہدایت ہے اس کا چراغ عنایت ہے اس کا شعار فہم ہے اس کا چوغہ کیاست و دانائی ہے اس کا پرچم فراست ہے اس کا کسب معرفت ہے۔

اے اللہ! ہمیں ان خوش نصیبوں میں سے کر دے جو اس کے آثار سے مستفیض ہوتے ہیں خواہشات کے لشکر کو اس کی تائید و حمایت میں مغلوب کرتے ہیں بے شک وہی قبول فرمانے والا ہے۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بقیہ: صوفیہ کرام کی تعلیمات اور ہماری ذمہ داریاں

ہمیں اُن عظیم صوفیائے کرام اور عظیم بزرگوں کے سونے کی زنجیر نما سلسلے نے ایک آسان راستہ دکھایا ہے جس پر چل کر منزل کی طرف آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اہل علم نوجوانوں سے گزارش ہے کہ پیار و محبت کا سماں پیدا کرنے کے لئے میدان میں کود پڑے اور تحقیق کرے کہ اسلام کیا کہتا ہے؟ پیار و محبت کیوں ضروری ہے؟ مستقبل کے لیے کیا لائحہ عمل ہونا چاہیے ہم سب کو علمی میدان میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے تب جا کے ہم اس آسان راستے پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بزرگوں کی تعلیمات پر صحیح عمل پیرا ہو کر تعصب اور نفرت کو ختم کرے اور پیار و محبت اخوت و بھائی چارے کو فروغ دے اگر ہم اس آسان راستے پر گامزن رہیں تو بھی ہم نفرت اور تعصب کو ساتھ ساتھ لے چل رہے ہیں اور آخرت میں ہم لا حاصل رہیں گے۔

علمائے اور اہل علم خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانوں سے اپیل ہے کہ پیار و محبت کا پیغام عام کریں یہی ہمارے لیے فطری تقاضا معاشرتی اور علاقے کی تعمیر و ترقی کے لحاظ سے از حد ضروری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو امن و سکون اور پیار و محبت سے رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

تعارف و تبصرہ کتب

لوح

شاعر: علی احمد قمرؔ

تبصرہ: غ۔م۔ن

علی احمد قمر کا کوئی نیا مجموعہ سامنے آئے، مجھے ''زخم گل'' کا شاعر یاد آتا ہے۔ نہ جانے ہم ایسے تھے یا قمر ایسا تھا یا زندگی کے وہ لمحے ایسے تھے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ احمد علی نے اس شاعر کو شہر بے مہر کے شور بے اماں میں کہیں کھو دیا اور پھر اس کا دوبارہ سراغ نہ پا سکے۔ قمر کے دوسرے مجموعے ''گرد ملال'' پر تبصرہ کرتے ہوئے غالباً میں نے کچھ ایسی ہی بات کی تھی۔ تاہم اس بات کا کریڈٹ قمر کو ضرور جاتا ہے کہ وہ اب بھی کسی سدا بہار درخت کی طرح دل ونظر کو لبھا رہے ہیں۔ عملی زندگی سے فراغت کے بعد بلاشبہ انسان فرصت سے مالا مال ہو جاتا ہے تاہم اس کی تخلیقی صلاحیت بانجھ ہو کر رہ جاتی ہے۔ قمر کا کمال یہ ہے کہ ان کا زیادہ تخلیقی کام ریٹائرمنٹ کے بعد سامنے آیا ہے جو زندگی سے ان کے مکمل کمٹمنٹ کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ قمر اپنی ذات کے زنداں میں اسیر نہیں بلکہ وہ انسانیت کا دکھ بھی اپنے دل میں سمیٹے ہوئے ہے۔ خاص کر وطن کی محبت سے وہ اس قدر سرشار ہے کہ اس کی حرمت بھی ذرا بھی آنچ آتے ہمارا شاعر تڑپ اٹھتا ہے اور روح عصر کے دفتر میں اپنی شکایت ضرور ریکارڈ کراتا ہے۔ ہر اس محب وطن پاکستانی کی طرح جس نے اس چمن کو اپنے خون دل سے سینچا ہے قمر کو بھی روش روش پر سبزہ وگل کی تلاش ہے، لیکن سماجی بے انصافی کے باد سموم سے جب وہ اس گلشن کو خزاں زدہ دیکھتے ہیں تو ان کا جہان احساس زخم زخم ہو جاتا ہے۔ ایسا زخم جس کا اندمال ممکن دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن یہ کسمپرسی کے صورت حال بھی قمر کی رجائیت کو ہزیمت نہیں دے سکتی۔ اسے رت بدلنے کا یقین ہے اور یہی یقین اس کی تخلیقی فعالیت کا ایک اہم محرک بھی ہے۔

قمر کی غزل میں یوں تو ان علامتوں اور استعاروں کی فراوانی ہے جو جدید اُردو غزل کا طرۂ امتیاز بن چکی ہیں، تاہم افراتفری اور دہشت کے موجودہ ماحول میں ''بم'' اور ''دھماکا'' جیسے نامانوس الفاظ بھی ان کی شاعری میں در آئے ہیں اور یہ بات غیر فطری نہیں۔ غزل کا ڈکشن بہت جلد ایسے الفاظ کو ہضم کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

قمر کے عصری شعور کا ثبوت ان کے اس طرح کے اشعار ہیں:

اے خدا کچھ اس طرح ہو جائے میرے شہر میں
خیر کی کوئی خبر ملنے لگے اخبار میں

دوسری طرف وطن کی مٹی سے لازوال وفاداری اس نوع کے اشعار سے عیاں ہوتی ہے:

جس کے سائے میں گزارے ہجر کے شام وسحر
لگ کے بیٹھے ہیں اسی گرتی ہوئی دیوار سے

کبھی جب قمر اپنی ذات اور ماحول کا شاعرانہ حساسیت سے جائزہ لیتا ہے تو عجب بے یقینی اور گومگو کے کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے کہ جب شاعرانہ ادراک کی ناقابل بیان کیفیات بھی شعر کی گرفت میں آ جاتی ہیں:

تمہاری بزم میں کیا ہو گیا ہوں
میں تنہا تھا کہ تنہا ہو چکا ہوں

شاعر اظہار ذات کے عمل میں کبھی کبھی ایکا تیکھا لہجہ بھی اختیار کرتا ہے کہ قاری ایک خوشگوار حیرت کے ساتھ اس تجربے کی جدت میں خود کو بھی شامل پاتا ہے:

دل صد چاک کو درپیش ہیں اپنے مسائل
یہ بچہ تو کسی صورت بڑا ہوتا نہیں ہے

تاہم جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ قمر رجائی بھی ہے اور حقیقت پسند بھی اور اس دعویٰ کے ثبوت میں ایسے اشعار پیش کیے جا سکتے ہیں:

ہر فرد بناتا ہے نصیب اپنے عمل سے
لکھی کسی انسان کی قسمت نہیں ہوتی
دو پل کی ملاقات بھی ہوتی ہے بڑی بات
انسانوں میں صدیوں کی رفاقت نہیں ہوتی

تلخیِ ایام کے باوجود زندگی انہیں عزیز ہے اور اسے مفت گنوانے کے لیے تیار نہیں:

جیسے پایا ہے اسے ویسے گنوانی تو نہیں
زندگی اس بے مروت کی نشانی تو نہیں

دوسری طرف بدلتے ہوئے اقدارِ حیات کو وہ طوعاً کرہاً قبول کر لیتے ہیں اور احمقوں کی جنت میں آباد رہنے کے قائل نہیں:

اب نہیں فرہاد شیریں کو قبول
اب کہاں بہتی ہے جوئے شیر بھی

کبھی کبھی خود اپنی سخت جانی پر حیرت ہوئی ہے اور اہلِ وفا کی عزیمت کی داد دیتے دکھائی دیتے ہیں:

عشق کرتے ہیں اور زندہ ہیں
لوگ ہوتے ہیں باوفا کیسے

پھر وہی قمر ہمیں بے حسی کے ہاتھوں پچھڑایا ہوا نظر آتا ہے تو ہمیں شاعر کی اس ذاتی انفعالیت میں ایک ہمہ گیر قومی بے جہتی اور افسردگی کا پرتو دکھائی دیتا ہے اور ایک نامعلوم خوف دامن گیر ہونے لگتا ہے:

مرا حساس جذبہ مر چکا ہے
میں پھولوں کو مسلتا جا رہا ہوں
نہیں ہے کام مجھ کو ذائقوں سے
میں ہر لقمہ نگلتا جا رہا ہوں
جھلستی دھوپ میں تنہا کھڑا ہوں
میں اپنے جرم کی خود ہی سزا ہوں

تلاشِ ذات کے سفر میں قمر نے نفسیاتِ انسانی کے بعض عقدوں کی بھی خوب گرہ کشائی کی ہے، یہاں وہ اردو غزل کے ذیل کاریگی بن گئے ہیں:

ہوتا نہیں جس بات کا امکان زیادہ
بنتا ہے وہی روح کا سوہان زیادہ

قدرت کے عالمگیر اور ابدی اصولوں اور قوانین کی یافت نے بھی ہمارے شاعر کے شعور کو پختگی عطا کی ہے اور وہ حیاتِ انسانی کی حقیقت کو حکیمانہ نظر سے دیکھنے پر قادر ہو گئے ہیں:

خاک سے اُٹھے ہیں پھر ہو جائیں گے پیوندِ خاک
ہم نہیں ہیں آدم و حوا کی سب اولاد کیا

قمر کے ہاں خواہش فروغِ ذات کا وسیلہ ہے جو ان کی دنیائے امکان کو نئی نئی جہتوں سے آشنا کرتا ہے:

شاخ پھوٹی تھی ایک خواہش کی
ایک جنگل اگا لیا میں نے

قمر کے بعض اشعار چونکا دینے والا خوشگوار تاثر رکھتے ہیں۔ لہجے کا بانکپن اور اظہار کا تیکھا پن ایسے اشعار کی منفرد خصوصیات ہیں:

چوٹ کھانے کو شامِ فرقت کی
رسم ڈالی گئی محبت کی
کتنے بے مہر ہو گئے لمحے
ساعت آئی ہے کیا قیامت کی

بعض اشعار میں شاعر کی بے دست و پائی کا اظہار خاصا قیامت خیز ہے:

ہم اشکبار اس کے تغافل پہ کب ہوئے
اشکوں سے دھو رہے ہیں ذرا ہم غبارِ چشم
اس نے بھی احوال کی پرسش نہیں کی ہے
ہم نے بھی ملاقات کی کوشش نہیں کی ہے

باقی صفحہ نمبر 39 پر

افکار نو کے پرچم

صوفیہ کرام کی تعلیمات اور ہماری ذمہ داریاں

عرفان علی، شاہ سید ہاسٹل راولپنڈی

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اِنَّ المؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ'' ''بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں'' اس قرآنی آیت کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو اسلامی معاشرہ تشکیل دیا اس کی بنیاد اخوت و بھائی چارے پر رکھی اور اخوت و بھائی چارہ ہی کی انسانیت کی فلاح کا ضامن ہے۔ اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اخوت و بھائی چارے کے لئے کونسی چیز ضروری ہے یقیناً اس کیلئے محبت کا عنصر از حد ضروری ہے۔ محبت و اُلفت کے بغیر ہمارا ایمان نامکمل اور ایک پر امن ماحول و معاشرہ ممکن نہیں ہے یہی قرآنی تعلیم حدیث نبوی اور تعلیمات صوفیائے کرام کا نچوڑ ہے اور جب تک ہم اپنے دلوں سے نفرت حسد، بغض، کینہ جیسی چیزیں نکال نہیں دیتے اور ایک دوسرے کے لئے پیار و محبت اور جذبہ خیر سگالی نہیں رکھتے تب تک ہم حقیقی معنوں میں مومن مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہے۔

پیار و محبت اور مذہبی رواداری کی یہی تعلیمات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد ائمہ کرام اور صوفیائے کرام کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کیں ان کے راہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں لوگوں کے درمیان دریا، سمندر، ندی، نالے، چٹانیں، پہاڑ اور گلیشیر حائل تھے کہیں تپتی ریت، بھوک پیاس، گرمی سردی ہر حال میں بے خوف و ہراس رکاوٹوں کو پار کیا اور پیار محبت کا پیغام دیا۔ اسی سے دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوا اور اسلام ایک پر امن مذہب کے طور پر اُبھرا ساتھ ساتھ دنیا میں امن و سکون پیدا ہوا۔ لیکن آج ہم جس بے آسودگی اور زبوں حالی کا شکار ہے اور آج کا مسلمان جس دوراہے پر کھڑا ہے اور جس خوف و ہچکچاہٹ میں مبتلا ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے اس سے پوری دنیا واقف ہے۔ کیونکہ آج کا مسلمان ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے کیلئے کوشاں ہے۔ پیار و محبت امن و سکون کی روح ہے۔

یہ اقوام عالم کے لئے بالعموم اور عالم اسلام کیلئے بالخصوص لمحہ فکریہ ہے۔ ہمارے اہل علم خصوصاً علمائے کرام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کی تبلیغ صرف جمعہ کے خطبوں اور ماتمی مجالس سے ہٹ کر پوری معاشرے کو سنبھالنا اور پیار و محبت کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو پھیلانا ہے جس طرح حضورؐ نے پیار و محبت، خلوص اور بلا تفریق رنگ و نسل ایک اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے برعکس گزشتہ دو تین عشروں سے نفرت کو ہوا دے رہے ہیں معمولی معمولی نوعیت کی چیزیں حالانکہ وہ واجبی احکامات میں شامل بھی نہیں ہے میں اختلاف برپا کر کے سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں ایک دوسرے کیلئے نفرت کا بیج بویا جا رہا ہے۔ اس سے ہم نہ دنیاوی زندگی کو سنوارنے کے قابل ہوئے ہیں اور نہ ہی اُخروی زندگی میں بھی کامیاب ہوں گے کیونکہ عبادت کا مغز و روح خلوص ہے اور اس چیز سے ہم خالی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کے دیے ہوئے اعمال کو خلوص دل سے اپنے اوپر فرض سمجھ کر بجالانا حقیقی معنوں میں کامیابی کا ضامن ہے۔ صوفیہ ایک تحریک کا نام ہے یعنی ایک آسان راستہ جس پر چل کر اللہ کی طرف آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ کی طرف جانے کے راستے اور بھی ہیں جن پر چل کر اللہ تک پہنچ سکتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 18 پر

صدائے عفت

اللہ تعالیٰ سے محبت

لیلیٰ بانو اینڈ کنیز فاطمہ، علی پور اسلام آباد

ہم سب اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں اس کے باوجود بھی ہم اپنے دلوں میں بغض رکھتے ہیں، غیبت کرتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا یہ ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا ثبوت؟ نہیں اسے اللہ سے محبت نہیں کہیں گے بلکہ یہ ایک جھوٹا دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ سے کون لوگ محبت کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ "جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔"

اس آیت کریمہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو ایمان لائے وہ اللہ سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت کا ایک خاص ذریعہ ایمان ہے اپنے دل و دماغ کو غیر خیالات سے پاک کرنا اور اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین کے ساتھ ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ "اے میرے حبیب آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ تم سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور گناہ بخش دے گا۔"

اللہ تعالیٰ سے محبت کے یہ الفاظ سن کر اور سوچ کر ہماری روح کانپنے لگتی ہے کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمیں بہت سے تحفوں سے نوازا ہے اور ہم نے اس کے بدلے میں آج تک اسے کچھ نہیں دیا۔ ہم دیں بھی تو کیا دیں؟ یہ دنیا اسی نے بنائی ہے۔ ہمیں اسی نے پیدا کیا ساری چیزیں اسی نے بنائی ہیں۔ ہمارے پاس اسے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کچھ ہے تو نوافل کی نمازیں یہ ایسی نمازیں ہیں جنہیں پڑھتے رہنے والا جنت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص مقام پائے گا۔ ہم جتنی بار بھی اللہ پاک کا ذکر کریں وہ نہایت ہی کم ہے اس نے ہم پر کیا احسان نہیں کیا؟ سب سے پہلے امت کو اس دنیا میں بھیجا پھر اس کے لیے اناج اگائے، بارش برسائی اور اس میں چرند پرند پیدا کئے۔ بہت احسانات ہیں ہم پر اللہ کے۔ بات اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کی ہو رہی ہے تو میں اس واقعہ کو بھی تھوڑا سا بیان کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی جب حضرت ابراہیمؑ بہت ہی بوڑھے ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نوازا۔ اور اس کا نام حضرت اسماعیلؑ رکھا۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ قدرت کی شان دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا اے ابراہیمؑ تو میری راہ میں وہ چیز قربان کردے جو تجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ یعنی حضرت اسماعیلؑ کو میری راہ میں قربان کردے۔ بوڑھے باپ حضرت ابراہیمؑ نے یہ حکم سنا تو ان کے دل پر کیا گزری ہوگی؟ مگر حضرت ابراہیمؑ کی محبت تو دیکھو حضرت اسماعیلؑ کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔ یہ ہوئی اللہ تعالیٰ سے محبت۔ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اللہ کی راہ میں وہ چیز قربان کرے جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ نیک مقاصد کے لیے دعا کرنے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سائنس کی دنیا

تسبیح جسے ہم نہیں سمجھتے

محمد سہراب براھوی، طالب علم منہاج القرآن لاہور

گزشتہ دنوں امریکہ میں پودوں پر ریسرچ کرنے والے اعلیٰ ماہر سائنس دانوں کی ایک ٹیم کے لیے یہ انکشاف باعثِ حیرت و استعجاب بن گیا کہ بعض پودوں سے وقتاً فوقتاً ایسی صوتی لہریں خارج ہوتی ہیں جن کو فضا میں تحلیل ہونے سے قبل اگر انتہائی حساس ترقی یافتہ ریکارڈ پر محفوظ کرلیا جائے تو وہی لہریں باقاعدہ غیر مفہوم آوازوں کا روپ دھار لیتی ہیں۔ اس ریسرچ پر امریکہ سے شائع ہونے والی ''جرنل آف پلانٹ مالیکولیز بیالوجی'' نے تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق امریکی سائنس دانوں نے پودوں سے خارج ہونے والی ان آوازوں کی حقیقت تک پہنچنے کی غرض سے مسلسل تین سال عرق ریزی کی مگر وہ صرف اس نتیجے پر پہنچ سکے کہ پودوں سے یہ آواز ہر سیکنڈ میں سو سے زائد دفعہ خارج ہوتی ہے۔ جناب پروفیسر ولیم براؤن جو سائنس دانوں کی اس ٹیم کے سربراہ تھے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اس عظیم انکشاف کی کوئی بھی سائنسی توجیہ نہیں تھی۔ لہٰذا ہم نے امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک کے مختلف سائنس دانوں تک اس مسئلے کو پہنچایا۔ مگر کوئی بھی سائنس دان اس حقیقت کو نہ پہچان سکا۔ آخر میں برطانیہ کے چند ماہر سائنس دانوں سے رجوع کیا گیا۔ ان برطانوی سائنس دانوں نے مسلسل پانچ دن تک پودوں سے نکلنے والی ان غیر مفہوم آوازوں کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی اور جب پانچویں دن ان کی میٹنگ ہوئی۔ تو سوائے مسلم سائنس دان کے تمام سائنس دانوں نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مسلمان سائنس دان نے کہا کہ میرے نزدیک یہ کوئی حیران کن انکشاف نہیں کیونکہ ہم مسلمانوں کے پاس گزشتہ چودہ سو سال سے اس سائنسی انکشاف کی ظاہری توجیہہ موجود ہے۔ بورڈ کے دیگر ارکان سائنس دانوں نے برت کے عالم میں مسلمان سائنس دان کا منہ تکنا شروع کیا اور اصرار کیا کہ تمہارے پاس اس کی کیا دلیل ہے کہ پودے بھی بولتے ہیں۔ اس بات پر مسلمان سائنس دان نے قرآن مجید سے سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 24 کھول کر پڑھنا شروع کی۔ جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ: ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے۔ اُس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں۔ جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ درست ہے کہ تم ان کی تسبیح نہیں سمجھ سکتے۔ وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔

یہ صوتی لہریں (جو آپ حضرات نہیں سمجھ سکے) درحقیقت ان پودوں کی تسبیح ہے۔ اس مسلمان سائنس دان کے انکشاف نے وہاں ہال میں موجود تمام سائنس دانوں کو مبہوت کردیا۔ اس میٹنگ کے بعد سربراہ ٹیم مسٹر ولیم براؤن نے اس مسلمان سائنس دان سے قرآن مجید اور اس دین (اسلام) کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش ظاہر کی۔ اور جب مسٹر ولیم نے اس طور پر قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا تو اس حقیقت پر ایمان لانے سے کوئی چیز انہیں روک نہ سکی۔ اور انہوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کردیا۔ (ماخوذ۔ از ماہنامہ صراط مستقیم برطانیہ۔ بصد شکریہ ہفت روزہ الحدیث جلد ۳۸ شمارہ ۱۳)

غنچہ ہائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

☆ حضورؐ کا نام سب سے پہلے "چوتھے" سپارے میں آیا۔

☆ قرآن میں سب سے کم لفظ "ظ" استعمال ہوا ہے۔

☆ قرآن پاک میں لفظ "قرآن" چھیاسٹھ (۶۶) مرتبہ آیا ہے۔

☆ قرآن پاک میں نماز کا ذکر "سات سو" مرتبہ آیا ہے۔

☆ قرآن پاک میں لفظ "اللہ" دو سو اٹھاون (۲۵۸) مرتبہ آیا ہے۔

☆ قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

☆ قرآن پاک میں غزوہ بدر کا ذکر بہت آیا ہے۔ (ماریہ فضل شگری)

❁☆✿☆❁

اپنی پیاری سہیلی حافظہ کرن علی کے نام برتھ ڈے کے موقع پر

یہ سال تیرے واسطے خوشیوں کا نگر ہو
کیا خوب ہو ہر روز تیری عید اگر ہو
ہر وقت مسرت کے نئے گیت بنائے
لمحات کے پیڑوں پر بھی شبنم کا ثمر ہو

(ماریہ فضل شگری)

❁☆✿☆❁

☆ سچ اور جھوٹ کے درمیان سب سے نمایاں فرق یہ ہے کہ سچ کی نو زندگیاں ہوتی ہیں جبکہ جھوٹ کی صرف ایک۔ (مارک ٹوئین)

☆ سب سے عام جھوٹ وہ ہے جو انسان خود سے بولتا ہے دوسروں سے جھوٹ بولنا غیر معمولی ہے۔ (نطشے)

☆ سچائی ہمیشہ سامنے آجاتی ہے قتل دیر تک نہیں چھپا رہتا۔ (شیکسپیر)

☆ سچائی آج کل عنقا ہے اور جھوٹ اس قدر عام ہے کہ جب تک ہم سچائی کے شیدائی ہوں ہم اس کو نہیں پہچان سکتے۔ (پیکال)

☆ سچائی کی راہیں دشوار اور سخت ہیں اور ان پر چلنا دشوار ہوتا ہے۔ (ملٹن) (حسنین علی چھوربٹی، کراچی)

❁☆✿☆❁

تاریخ اسلام کے کمسن مثالی اور معصوم بچے

☆ تاریخ اسلام کا کمسن اور مثالی معصوم بچہ ایک تو وہ ہے جس نے حضرت یوسف صدیق بن یعقوبؑ کی پاکدامنی کی گواہی دی جو کہ چھ ماہ کا تھا۔

☆ دوسرا بچہ حضرت موسیٰؑ ہیں جن کی پرورش مشیت ایزدی کے تحت انہی کے دشمن فرعون ملعون کے گھر میں ہوئی۔ آپ نے پنگوڑے میں فرعون کے منہ پر طمانچہ مارا۔

☆ حضرت عیسیٰؑ ہیں جنہیں نے پنگوڑے میں ہی اپنی والدہ حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کی گواہی اس طرح سے دی قال انی عبد اللہ اتنی الکتاب وجعلنی نبیا الخ

☆ تاریخ اسلام کا ایک بچہ حضرت مولائے کائنات آدم الاولیا علیؑ ہیں جنہوں نے بغیر آغوش رسالت ماں کی گودی میں آنکھیں نہیں کھولیں۔

☆ تاریخ اسلام کا اہم بچہ حضرت علی اصغر ابن حسینؑ ہیں آپ کربلا کے شیر خوار چھ ماہ کے ننھے مجاہد شہید ہیں اپنی ننھی سی جان اسلام کے اوپر نثار کر کے ایک بڑی مثال قائم کی۔ (غلام حسین حال لونگھا)

❁☆✿☆❁

حیرت انگیز معلومات:

☆ اسکوائر کوکبر ایک ایسا پودا ہے کہ اگر اسے کوئی ہاتھ لگائے تو یہ اس پر زہریلی پھوار پھینکتا ہے جس کے نتیجے میں انسان کی موت بھی واقعہ ہو سکتی ہے۔

☆ منچی ایک ایسا درخت ہے کہ اس کی لکڑی کو جلانے سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ اگر آنکھوں میں چلا جائے تو انسان اندھا ہو جاتا ہے۔

☆ دنیا کا سب سے بڑا بلب (پچاس کلو واٹ) جاپان میں تیار کیا گیا۔ اس کی روشنی اتنی تیز ہے کہ 600 گز کے فاصلے پر بھی اخبار بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ (سائرہ روزی، کھرسروں) باقی صفحہ نمبر 39 پر

نکات دانش

خالہ کلثوم سے انٹرویو

جی ایچ معروفی

کورنگی کراسنگ کراچی میں مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے بانی اور سماجی کارکن خالہ کلثوم جو کہ چھوربٹ بلتستان کی رہنے والی ہے گذشتہ دنوں مسجد کی توسیع کے لیے چندہ مہم کے سلسلے میں اپنے بیٹے کے ساتھ اسلام آباد آئی ہوئی تھی اس موقع پر نمائندہ نوائے صوفیہ سے اپنے انٹرویو میں اس علاقہ میں مسجد کی ضرورت اور ابتدا میں ہونے والی روئیداد اور اب تک کی پیش رفت کے سلسلے میں روشنی ڈالی جو مختصراً قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

سوال: خالہ صاحبہ کورنگی کراسنگ کراچی میں مسجد بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور کیسے ممکن ہوا؟

جواب: مسجد بنانے کی ضرورت دراصل پانچ وقت کی نماز جماعت ادا کرنے کے لیے مردوں کو پیش آئی جبکہ خواتین کے لیے انفرادی نماز بھی کافی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مذہبی رسومات عید ومجالس اور میلاد وغیرہ کے لیے مسجد کی ضرورت تھی میرے شوہر مرحوم نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اس کے علاوہ بچوں کو دینی تعلیم و تربیت کے لیے بھی کوئی بندوبست نہیں تھا جس کی وجہ سے یہ ضرورت پوری کرنی پڑی اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے خود بخود وسائل اور جذبہ پیدا کیا جو آج تک جاری ہے۔

سوال: آپ کے شوہر کا کب انتقال ہوا اور آپ کو کیا مشکلات پیش آئیں؟

جواب: میرا شوہر علی محمد مرحوم اللہ تعالیٰ ان کو جنت نصیب کرے آج سے دو سال قبل اس دنیا سے رخصت ہو گئے وہ کچھ عرصہ لندن میں رہے اس کے بعد ان کا انتقال ہوا میرے شوہر نے مجھے اس نیک کام میں لگا دیا اور آج تک اس سے وابستہ ہوں۔

سوال: آپ کے بچے کیا کرتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے تین بیٹے ہیں ایک لندن میں ہے ایک سندھ پولیس میں ہے اور ایک اپنا ذاتی کاروبار کر رہا ہے اور دو بیٹیاں بھی ماشاء اللہ اپنے اپنے گھروں میں خوش اور آباد ہیں۔ میرا اپنا کاروبار ہے اس وجہ سے کوئی پریشانی نہیں ہے۔

سوال: مسجد بنانے کے سلسلے میں مختلف مراحل سے گزرے ہوں گے اس بارے میں کیا کہنا پسند کریں گی؟

جواب: مسجد بنانے کی ضرورت ہر حالت میں تھی جس کے لیے چار سال تک چندہ کرتے رہے اور پندرہ لاکھ روپے جمع ہوئے۔ دس روپے والے بسکٹ سے دعا کر کے کام کا آغاز کیا تھا جس وقت بوا شکور صاحب مسجد کے امام تھے انہوں نے بہت مدد کی اور حوصلہ دیا۔ جب کام شروع کیا تو لوگ جوق در جوق اس کار خیر میں حصہ لینے لگے۔ مسجد کے لیے الگ سے پلاٹ نہیں خریدا بلکہ ایک مکان خریدا جسے بعد میں مسجد میں بدل دیا جس کے لیے ایک ماہ کا عرصہ لگا جب تیار ہوا تو لوگ دیکھنے آئے کسی نے پنکھے دیے تو کسی نے جائے نماز دی کسی نے دری دی اور مسجد کی ضروریات تمام چیزیں لوگ خود دیتے گئے یوں یہ مسجد عوام میں مشہور ہوئی اور دور دور سے لوگ نماز پڑھنے کے لیے آنے لگے۔ جس کی وجہ سے مسجد نمازیوں کے لیے تنگ پڑ گئی اور محلقہ گھر -/23,5000 روپے میں خریدنا پڑا جس کو پورا کرنے کے لیے مخیر حضرات سے قرض حسنہ لینا پڑا اور کچھ لوگوں نے عطیہ بھی دیا محترم ڈاکٹر حیدر صاحب نے پانچ لاکھ روپے دیے جس سے ہمیں بہت حوصلہ

ملا بعد ازاں میرا بیٹا طاہر اور موجودہ امام مسجد بو احسن صاحب بلتستان چندہ کے لیے گئے اور بلتستان سے -/8,50,000 چندہ موصول ہوا اس رقم سے قرض اتارنے میں بہت آسانی ہوئی تاہم ابھی تک سات لاکھ روپے کا مقروض ہے جسے ادا کرنے کے لیے اس وقت میں چندہ مہم پر نکلی ہوں بہت حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

سوال: کیا بیرون ممالک سے اہل نوربخشیہ نے مسجد کے لیے چندہ ارسال کیا ہے؟

جواب: ابھی تک کسی نے بھی بیرون ممالک سے اس مسجد کے یے چندہ نہیں بھیجا ہے میں نوائے صوفیہ کی وساطت سے بیرون مقیم اہل نوربخشیہ سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس بیت اللہ کی تعمیر وتوسیع کے لیے اپنی نیک کمائی میں سے چندہ ارسال کریں تا کہ یہ بیت اللہ بروقت مکمل ہو سکیں۔

یہ ذکر ضروری سمجھتی ہوں کہ کچھ لوگوں نے جان بوجھ کر حوصلہ شکنی کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارا حوصلہ پست نہیں کیا مگر قدرت کا کرشمہ دیکھیں کہ اس ذات پاک نے ایک غیبی حوصلہ کے ذریعے ان مایوسی پھیلانے والوں کو ہدایت دی اور بعد میں آ کر معافی بھی مانگی اور چندہ بھی دیا۔ اس قسم کے واقعات میرے ساتھ کتنی دفعہ ہو چکے ہیں جس کے بعد مجھے ایک دم سے حوصلہ اور ہمت ملتی تھی اور تازہ دم ہو کر پھر بیت اللہ کی تعمیر کے لیے نکلتی تھی۔ ورنہ ایک عورت ذات میں کس طرح حوصلہ باقی رہ سکتا ہے۔ میں اس وقت اسلام آباد کے مختلف سیکٹروں میں چندہ کے لیے نکلی ہوں اور ہر جگہ سے حوصلہ افزائی ہوئی ہے تاہم راولپنڈی مسجد کی انتظامیہ سے مسجد کے لیے چندہ کے اعلان کا استدعا کی تو انہوں نے کہا پہلے پیر صاحب سے اجازت لے آؤ ورنہ چندہ کا اعلان نہیں ہو سکتا یہ سن کر مجھے مایوسی ہوئی اور حیرانی بھی۔ وہ لوگ تو خود ہر جگہ چندہ کے لیے گھومتے ہیں مگر دوسرے علاقہ کے لوگ جب ان کے پاس چندہ کے لیے آتے ہیں تو پیر صاحب سے اجازت نامہ طلب کرتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں بیت اللہ کی تعمیر حقوق اللہ میں شامل ہے لہذا حقوق اللہ کی ادائیگی کے لیے کسی پیر و مرشد کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حقوق اللہ کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے اور خصوصاً بیت اللہ کی تعمیر کرنا سب سے زیادہ ثواب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا" لہذا جس کو بھی جنت میں گھر مطلوب ہے اس حدیث کی رو سے وہ بیت اللہ کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں محل عطا فرمائے گا۔ میرا ایمان اس حدیث پر ہے اور جو لوگ دوسروں کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے سے رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں وہ اچھا نہیں کر رہے ہیں اس طرح سے کہیں بھی مسجد نہیں بن سکتی۔

بہر حال اس وقت مسجد کا کام ادھورا ہے نیا خریدا ہوا مکان مسجد میں ملانا ہے جس کے بعد کل کورڈ ایریا ۴۴ گز ہو جائے گا جس میں نمازیوں کے لیے کافی گنجائش ہوگی۔ اس وقت محلے کے ۳۰ کے قریب بچے پڑھنے آتے ہیں ان کی تدریس کے لیے معلم اور امام کی تنخواہ مسجد کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ مسجد میں چندہ اور ماہانہ آمدنی ملا کر کل چھ ہزار روپے بنتے ہیں۔ ہم لوگ اپنی مدد آپ کے تحت مذہبی جذبہ لے کر دن رات محنت کر رہے ہیں جس کا اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ نیک کام ہمیشہ اللہ کی خوشنودی سے ہوتے ہیں۔

سوال: کیا آپ لوگوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لیے کسی فلاحی ادارہ سے مدد کی درخواست کی تھی یا ارادہ ہے؟

جواب: ایسے ادارے بہت ہیں مگر وہ لوگ بغیر شرائط کے کوئی مدد نہیں کرتے ہیں اول یہ ہے کہ وہ لوگ اپنا ہم خیال بناتے ہیں اس کے بعد ہر طرح کی مدد کرتے ہیں یوں مذہبی آزادی ختم ہونے کے علاوہ ان کے خواہش کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے آخر میں ایک بورڈ نصب کر لیتے ہیں کہ یہ مسجد فلاں ادارہ نے بنائی ہے یوں مذہبی آزادی پر ضرب لگاتے ہیں اور ان کے احکامات پر لبیک کہنا پڑتا ہے۔ اس طرح ثواب بھی وہ لوگ لے جاتے ہیں اور مذہبی آزادی بھی چھین لے جاتے ہیں۔ تو جنت میں گھر ہمیں کہاں سے ملے گا جبکہ ہم نے خود خون پسینہ کر کے محنت کی ہے اس کو رائیگان کیوں جانے دیں؟

سوال: آپ ماشاء اللہ کافی سمجھدار نظر آتی ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز عطا کی ہوئی ہے کیونکر اس مشکل میں پڑ گئیں؟ آپ آرام وسکون سے گھر پر گزار سکتی تھیں؟

جواب: آپ درست فرماتے ہیں مگر عرض یہ ہے کہ میرا ایمان ہے کہ دنیا میں بھی اور آخرت کے لیے بھی محنت وکوشش کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے مجھے گھر میں اللہ کے فضل وکرم سے کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ تاہم آخرت کے لیے محنت کر رہی ہوں اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا اور اس کا اجر بھی عطا کرے گا۔ یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے میرے بچے چھوٹے تھے انہیں مذہبی تعلیم اور صوم وصلوٰۃ کے لیے مذہبی شخص کی تلاش میں رہتی تھی کیونکہ ہر مکتبہ فکر والوں کے اپنے اپنے طریقہ تعلیم ہوتے ہیں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اس وقت بوالشکور صاحب کو بچوں کو پڑھانے کے لیے نامزد کیا گیا اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کے لیے تمام انتظامات مکمل ہو گئے اور کام شروع ہوا۔ خلوص اور نیک نیتی سے کام کریں تو اللہ تعالیٰ اس کام میں مدد فرماتا ہے جہاں تک پرسکون زندگی گزارنے کی بات ہے اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ زندگی میں آسانی اور سکون اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''خبردار کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے'' لہٰذا میں سمجھتی ہوں کہ مجھے سکون اس نیک کام کے کرنے سے ملتا ہے۔ اور جتنا کام مکمل ہوتا جاتا ہے اس حساب سے سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

مسجد میں نماز پڑھنے والوں اور مدرسہ میں پڑھنے کے لیے آئے ہوئے بچے دعائیں دیتے ہیں یہی میرا توشۂ آخرت ہے۔

سوال: آپ اس انٹرویو کے ذریعے عوام کو پیغام دینا چاہتی ہیں؟

جواب: عوام کو میرا پیغام یہی ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر کے لیے کوئی بھی آئے تو اس کو خالی ہاتھ نہ جانے دیں کیونکہ یہ صدقہ جاریہ ہے بیت اللہ میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے جب تک لوگ اس میں عبادت کرتے رہیں گے اس کا ثواب مسجد تعمیر کرنے والوں کو ملتا رہے گا بیت اللہ میں حقوق اللہ کی ادائیگی ہوتی ہے جب مسجد ہی نہ ہوں تو مذہبی رسومات اور عبادات میں کوتاہی آجاتی ہے لہٰذا بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ ڈالنے کے لیے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی یہ تو حقوق اللہ ہیں جنہیں ادا کرنا ضروری ہے۔

پتہ: مسجد صوفیہ نوربخشیہ بھٹائی کالونی کورنگی کراسنگ کراچی

برائے رابطہ خالہ کلثوم: 0343-2677314

بینک اکاؤنٹ: PLS A/c- 013853422100168

مسلم کمرشل بینک کورنگی کراسنگ بھٹائی کالونی برانچ کوڈ-1555

بقیہ: تعارف صوفیہ نوربخشیہ

رب نا فی القرآن یلعنه بہت سے قرآن کی تلاوت کرنے والوں پر قرآن حکیم لعنت بھیجتا ہے۔

اور حضرت ابوسعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

قیامت کے دن بہت سے روزے داروں کے روزے ان کے لیے وبال جان بن جائیں گے اور بہت سے نمازیوں کی نماز ان کی گرفتاری کے لیے بیڑیاں بن جائے گی۔ بہت سے صدقہ دینے والوں کے لیے ان کا صدقہ اور زکوٰۃ ان کے اعمال کے زوال کا سبب بن جائے گا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا باعث کوئی چیز ہوگی فرمایا حرام خوری اور مخلوق کے لیے ریاکاری۔

ان احادیث کی روشنی میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم مسلمان اخلاق بشری کے ذیل اوصاف اور آلودگی سے پاک صاف ہو کر خالص مسلمان اور خالص مومن بن جائیں جس میں کسی دوسرے مسلمان کی تخریب وتکفیر کا سامان موجود ہی نہ ہو۔ ورنہ ہماری نیکی ہی ہمارے لیے باعث ہلاکت ثابت ہوگی۔ اور لوگ جس شے کو طاعت تصور کرتے رہیں گے قیامت کے دن وہ معصیت کے پلڑے میں نظر آئے گی۔ اللھم لاتجعلنا منھم واھدنا الی الحق والیقین وھوالسبل السلہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت قارئین کے بھیجے گئے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس شمارے میں سوالات کے جوابات شائع کرنے کی باری محترم صوبیدار محمد شریف براہوی کی تھی مگر اتفاق سے ان کے سوالات کی کاپی کہیں کاغذات کے ڈھیر میں گم گئی ہو گی۔ لہٰذا دستیاب ہونے پر آئندہ شمارے میں اس کے سوالات کے جوابات شائع کئے جائیں گے۔ اس غیر اختیاری صورت حال میں ہم محترم صوبیدار محمد شریف سے معذرت خواہ ہیں۔ اس شمارے کے لیے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(گلزار حسین گلزار جرنلسٹ ملک کول لائبریری امیر آباد چھور بٹ)

سوال نمبر 1: غسل خانہ اور لیٹرین ایک ساتھ ہوں تو کیا اس جگہ پورا وضو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ جی ہاں۔ ایسی جگہ پورا وضو کرنا درست ہے۔ شہروں میں بڑے بڑے بنگلوں میں ایسا ہی نظام قائم ہے۔ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

سوال نمبر 2: عاق شدہ بیٹے کو باپ کے انتقال کے بعد ارث مل سکے گا؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ شرعی جواز کے تحت عاق شدہ بیٹا باپ کی اولاد کے زمرے سے شرعاً باہر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ باپ کا شرعاً حقیقی وارث ہی نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں باپ کے انتقال کر جانے کے بعد اُس کو شرعاً ارث پدری کے مطالبہ کا حق نہیں پہنچتا۔ بہر حال دیگر وارثوں کے رحم و کرم پر منحصر ہے کہ اگر وہ باپ کے عاق شدہ بیٹے کو بھی ارث پدری میں شرکت کی اجازت دے دے تو وہ ارثاً نہیں بلکہ ہبۃً حصہ دار بن سکتا ہے۔

سوال نمبر 3: خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہوتے وقت حاضرین کو سلام کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ حاضرین کے لیے خطبہ جمعہ کو غور سے سنتے رہنا واجب ہے۔ کسی کے سلام کرنے پر اُس کا جواب دینا خطبہ جمعہ کی سماعت کے قدرے منافی اقدام قرار پاتا ہے۔ لہٰذا خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کو حاضرین کو سلام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خطبہ جمعہ سے پہلے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر 4: عورتوں کا مردوں کی طرح بال کٹوانا کیسا فعل ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ عورتوں کا مردوں کی طرح بال کٹوانا مغربی بلاک کی اندھی تقلید ہے۔ آج کل ایسا کرنا بھی ایک قسم کا فیشن بن چکا ہے مگر اسلام میں اس قسم کے فیشن کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سوال نمبر 5: اجتماعی ادائیگی خواہ نماز جمعہ ہو یا دیگر فرائض کے بعد تعقیبات کو یکسر پس پشت ڈال کے باہر نکل جانا کیسا اقدام ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ نماز جمعہ ہو یا دیگر فرائض ہو، اجتماعی ادائیگی سے فارغ ہونے پر تعقیبات سے روگردانی کر کے فوراً مسجد سے نکل جانا اگر کسی خاص مجبوری کے تحت ہو تو شرعاً روا ہے ورنہ ایسا اقدام قابل مذمت ہے۔ آدمی ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بلا کسی خاص مجبوری یا ضرورت کے ایسا کرنا مومن کی شایانِ شان نہیں۔

سوال نمبر 6: کسی کافر کے انتقال پر اُس کے لیے دعائے مغفرت کی جاسکتی ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo کسی کافر کے انتقال کر جانے پر اُس کے لیے دعائے مغفرت مانگنے کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سوال نمبر 7: کسی کافر کے انتقال کر جانے پر اُس کے رشتہ داروں سے تعزیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo اگر کسی کافر کا انتقال ہو جائے تو اُس کے رشتہ داروں سے تعزیت کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ ایک خالص دینوی رسم اور اخلاقی تقاضا کے زمرے میں آتا ہے۔

سوال نمبر 8: کسی شرعی عذر کے بغیر پانی دستیاب ہونے کے باوجود نماز جنازہ میں شرکت کے لیے تیمم کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo پانی کے دستیاب ہوتے ہوئے نماز جنازہ میں شرکت کے لیے تیمم کرنے کی شرعاً گنجائش نہیں ہے۔ وضو کر کے نماز جنازہ میں شریک ہو جائے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نماز جنازہ ایک قسم کا واجب کفائی عمل ہے۔ سب کے ذمے نماز جنازہ میں شرکت ضروری نہیں ہے۔

سوال نمبر 9: کیا مسجد میں ہیٹنگ کی غرض سے گول دربار بنا کر بیچوں بیچ آگ جلائی جاسکتی ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo مسجد میں ہیٹنگ کی غرض سے ایسا کرنا شرعاً درست ہے۔ اس میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہے۔ سردی کے موسم میں ایسا کرنا ہی پڑتا ہے تاکہ لوگ سردی سے بچ کر پوری توجہ کے ساتھ اوراد پڑھنے میں مشغول رہ سکیں۔

سوال نمبر 10: کیا نماز صبح اور نماز عصر کے بعد سنن، نوافل، قضا اور حاجت کی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے سنن اور نوافل کی بجا آوری مکروہ ہے۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا کی بجا آوری شرعاً درست ہے۔ نماز عصر کے بعد سنت عصر کی بجا آوری سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔ البتہ نوافل کی بجا آوری مکروہ ہے۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا کی بجا آوری درست ہے۔ واضح رہے کہ نماز عصر کے بعد اور نماز صبح کے بعد سجدۂ شکر کی بجا آوری بھی مکروہ ہے۔ بعض حضرات کو ایسا کرتے دیکھا گیا ہے۔ وہ مکروہ عمل پر نازاں رہتے ہیں۔ صبح کا سجدۂ شکر سنت صبح کے بعد کیا جاتا ہے۔ عصر کا سجدۂ شکر سنت عصر کے بعد کیا جاتا ہے۔ یہ شرعاً بہترین طریقہ ہے۔

سوال نمبر 11: کیا صبح کی واجب نماز سے پانچ منٹ پہلے تک بھی نماز تہجد پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo نماز تہجد پو پھٹنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ پو پھٹنے کے بعد نماز تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نماز صبح سے پانچ منٹ پہلے تک نماز تہجد کی بجا آوری درست نہیں ہے۔ بالفرض پو پھٹنے میں پانچ منٹ باقی ہوں قرات پانچ منٹوں میں نماز تہجد صحیح معنوں میں نہیں پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال نمبر 12: وضو برقرار ہونے کی حالت میں جسم کے کسی بھی حصے سے کسی بھی سبب کے تحت خون بہہ نکلے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo حالت وضو برقرار ہونے کی حالت میں جسم کے کسی حصے سے کسی بھی سبب کے تحت کوئی خون نکل آئے تو وضو کی صحت پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ حالت وضو برقرار ہو تو جسم سے خون نکلنا نواقض وضو میں شمار نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ بعض حضرات کے نزدیک خون نکلنے سے اعضائے وضو متاثر ہوں تو وضو ان کے ہاں رفو چکر ہو جاتا ہے۔ تاہم فقہ الاحوط کی رُو سے اس قسم کا اشارہ نہیں ملتا۔

اُمید ہے کہ گلزار حسین گلزار کو مل لائبریری امیر آباد چھور بٹ اپنے سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوں گے۔

❁☆✪☆❁

اخبار تصوف

دُنیائے تصوف کی خبریں

غلام محمد شاہینؔ

لیگل کمیٹی نوربخشیہ کی جیت

سول عدالت کراچی نے جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کو منسوخ کردیا

عدالت سول جج اینڈ جوڈیشل مجسٹریٹ۔ XIV کراچی ساؤتھ نے جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر 935 محمود آباد کراچی کے خلاف دائر دعویٰ میں لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے ٹرسٹ ڈیڈ کو منسوخ کردیا۔ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کو موصولہ تفصیلی فیصلے کے مطابق عدالت سول جج نے اپنے فیصلے مورخہ 30 اپریل 2010ء کو کراچی ٹرسٹ رجسٹریشن نمبر 935 مورخہ 11-10-1995 کو منسوخ کردیا اور مسجد اور مدرسہ کو مستقل حکم امتناعی جاری کیا گیا۔

عدالت کی لیگل کمیٹی نوربخشیہ کے حق میں فیصلہ دینے کی خبر سن کر نہ صرف کراچی میں اہل تصوف نے خوشی کا اظہار کیا گیا بلکہ خپلو سکردو بلتستان، گلگت، اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، کوئٹہ اور دیگر مضافات میں رہنے والے صوفیہ نوربخشیہ والوں نے بھی اس موقع پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے رب کا شکر ادا کیا اور اس عہد کی تجدید کرائی گئی کہ دینِ حق کی کامیابی، کامرانی اور سربلندی کے لیے چیئرمین لیگل کمیٹی نوربخشیہ غلام محمد خان کی زیرِ قیادت اور ان کی پوری ٹیم کے شانہ بشانہ ساتھ دیتے رہیں گے۔

لیگل کمیٹی صوفیہ نوربخشیہ کراچی نے 16-05-1996 کو جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی کے خلاف عدالت میں کیس داخل کرایا تھا اس بناپر کہ مذکورہ ٹرسٹ نوربخشی عوام کی مرضی کے خلاف پوشیدہ اور غیر قانونی طور پر صرف -/7000 روپے میں رجسٹرڈ کرایا تھا۔

انجمن فلاح و بہبودی نوربخشی بلتستانیاں کراچی رجسٹرڈ نے اپنی جدوجہد اور اخراجات سے جامع مسجد نوربخشی تعمیر کروائی اور مسجد کے اوپر مدرسہ کی تعلیم شروع کی۔ مسجد اور مدرسہ کے تمام انتظامات انجمن ہذا بلا شرکت غیر چلا رہا تھا کہ 1996 میں جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کو غیر قانونی اور دھوکہ دہی سے وجود میں لا کر نوربخشی انجمن کی جائیداد اور مدرسہ اور ان سے حاصل آمدن پر قابض ہونے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ جس پر لیگل کمیٹی نوربخشیہ نے ٹرسٹیز کے خلاف سول عدالت میں درخواست دائر کی تھی اور عدالت سول جج اینڈ جوڈیشل مجسٹریٹ۔ XIV کراچی ساؤتھ نے ٹرسٹ ڈیڈ کو منسوخ کردیا اور لیگل کمیٹی صوفیہ نوربخشیہ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

(ادارہ)

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ یونپوا بلغار کی تعمیرِ نو

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ یونپوا بلغار کے اہل تصوف کے اہم ترین مراکز میں سے اور احیائے تصوف کا سرچشمہ ہے۔ جس کی تعمیرِ نو کا کام جون ۲۰۰۸ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا۔ تعمیرِ نو سے پہلے مسجد کا کل رقبہ ۳۵×۳۵ فٹ تھا جو کہ روز بروز آبادی میں اضافہ سے نمازیوں کے لئے سخت مشکلات کا باعث بنا۔ یونپوا بلغار کی کل آبادی ۹۰ گھرانوں پر مشتمل ہے اور مذہب صوفیہ کی آبادی ۶۰ گھرانے ہیں۔ تعمیرِ نو میں ہر ایک نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مسجد سے ملحقہ ایریا زمین کے مالک نے فی سبیل اللہ وقف کیا اور پرانے مدرسہ کے ایریا کو بھی مسجد میں شامل کیا۔ اس طرح اب مسجد کا کل رقبہ ۴۸×۶۷ فٹ تیار ہوگیا۔ تعمیر و توسیع کا فیصلہ سال ۲۰۰۷ء عید الفطر کے دن نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن نے ایک اجلاس میں کیا۔ اجلاس میں سارے سرکردگان اور جوانوں نے شرکت کی۔ اس کارِ خیر میں سب نے دل کھول کر خیرات دینے کا فیصلہ کیا۔ مسجد کی تعمیر و توسیع کا سنگِ بنیاد ۱۶ اپریل ۲۰۰۸ء کو میر واعظ خانقاہ صوفیہ نوربخشیہ بلغار سید محمد شاہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔ تعمیر شروع کرتے وقت فنانس سیکریٹری کے پاس معمولی سی رقم تھی تاہم جوں جوں مسجد کا کام جاری ہوا۔ لوگوں کی طرف سے چندہ عطیات اور خیرات بھی کافی تعداد میں جمع ہوئی۔ سرکاری ملازمین خصوصاً فوجی ملازمین نے اپنی اپنی تنخواہ بھی مسجد کی تعمیر و توسیع کے لئے جمع کی۔ ٹریکٹر والے حضرات نے مفت خدمات سرانجام دیں۔ علاقے کے مستری، جوانوں، بوڑھوں، خواتین اور بچوں سب نے تعمیر کے کام میں برابر کا حصہ ڈالا۔ سارا کام ہیڈ مستری عبدو خان کی زیرِ نگرانی ہوا۔ آخرکار مسجد کی پہلی منزل بروز جمعہ ۳۰ جون ۲۰۰۸ء کو نماز ادا کرنے کے

لئے تیار ہوئی۔ اس موقع پر قرآن خوانی کا بندوبست بھی کیا۔ نو تعمیر و توسیع جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ یونوا بلغار کا افتتاح سید صادق علی شاہ نے کیا۔

مبارکباد

ادارہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی طرف سے حافظہ کرن علی بنت نعمت علی معلمہ مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد اور ان کے خاندان کو قرآن مجید حفظ ہونے پر بہت بہت مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ آپ مسلک حقہ کی مطالعہ اور ریسرچ کرنے کا شوق اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کی اس دلی تمنا، دلچسپی اور خواہش کو جلد پورا کر کے مسلک حقہ کی خدمت کرنے کا موقع بخشے۔ آمین ثمہ آمین۔ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اس مسلک کی دیگر بہن بھائیوں کو بھی مطالعہ ریسرچ کرنے کا شوق عطا ہو۔ آمین! (ادارہ)

امیر آباد ویلفیئر ایسوسی ایشن چھوربٹ کا اجلاس

گزشتہ دنوں امیر آباد ویلفیئر ایسوسی ایشن چھوربٹ یونٹ کا ایک اجلاس زیر صدارت سکندر علی ڈپٹی جنرل سیکریٹری منعقد ہوا۔ اجلاس میں طلبا و طلبات کے مسائل اور مختلف تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلبا و طلبات کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اور حوصلہ افزا قرار دیا۔ اجلاس میں طلبا طالبات کے زیادہ سے زیادہ شوق و لگن سے حصول علم پر زور دیا گیا۔ اجلاس میں مدرسہ شاہ ہمدان میں زیر تعلیم طالب علم عارف حسین کی درجہ ثانیہ کے سالانہ امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر انہیں مبارک باد دی اور مزید محنت پر زور دیا گیا۔

رپورٹ: ملک گلزار حسین

مدرسہ البنات غورسے رائشہ کی مسائل

مدرسہ البنات غورسے رائشہ قدیم ترین مدرسوں میں شمار ہوتا ہے جہاں پر دینی و دنیاوی دونوں علوم اکٹھے پڑھایا کرتے تھے۔ بعد میں طالبات کے لیے الگ دینی تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ مدرسہ کچھ دیر چلنے کے بعد کافی عرصے کے لیے بند رہا کیونکہ خواتین کو پڑھانے والی کوئی معلمہ موجود نہیں تھی۔ جس سے خواتین ہمارے مسلک سے بالکل بے خبر رہیں۔ اور دینی علوم حاصل کرنے سے بالکل قاصر رہیں۔ ابھی کافی عرصے سے ایک معلمہ نے اپنی خدمات مدرسہ کے لیے وقف کر رکھی ہیں۔ اس وقت مدرسہ میں چالیس طالبات حصول علم سے روشناس ہو رہی ہیں۔ جو کہ صرف قاعدہ اور قرآن مجید پڑھانے کی حد تک ہے۔ معاشرے کے اندر بہت سی طالبات اور خواتین دینی حصول تعلیم کے لیے بے تاب اور حسرت و خواہش لیے بیٹھی ہیں کیونکہ الفقہ الاحوط، دعوات صوفیہ اور دوسری ضروری کتابیں پڑھانے کی کوئی بندوبست نہیں ہے۔ گاؤں کے بااختیار اور باشعور لوگوں کی نااہلی کی وجہ سے اس جدید دور میں بھی طالبات کا دینی علوم سے قاصر ہونا لمحہ فکریہ سے کم نہیں!

میری اس مسلک کے تمام باشعور اور معاشرے کے ذمہ دار اشخاص سے گزارش ہے کہ خدا کے لیے اس معاشرے کی طالبات کے حصول علم کی رغبت کو دیکھتے ہوئے کوئی نہ کوئی حل نکال لیں۔ شکریہ۔ آخر میں میری دعا ہے کہ معلمہ اور طالبات کی تعلیم میں دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹر: محمد باقر، اسلام آباد

تعمیر مسجد صوفیہ نوربخشیہ غورسے رائشہ

الحمد للہ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ غورسے رائشہ کا تعمیراتی اور توسیعی کام اپنے اختتام کو پہنچا ہے جو مسجد کمیٹی کے صدر جناب موسیٰ خان کی زیر نگرانی پائے تکمیل کو پہنچا۔ انجمن نوربخشی غورسے، بزرگوں، نوجوانوں، خواتین اور بچوں نے بھی مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس نیک کام کے لیے لوگوں نے دل کھول کر عطیات، خیرات اور چندے دیے، عورتوں نے اپنے زیورات دیے، بزرگوں نے اپنے مفید مشورے سے نوازا، غیور عوام نے چندے اکٹھے کیے۔ رائشہ کے عوام کی یہ ایک بہت بڑی کامیابی اور مثالی کام ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔

مسجد کی توسیع و تکمیل کے اخراجات تقریباً سات آٹھ لاکھ سے تجاوز کر گئے ہیں۔ انجمن نوربخشی رائشہ ان تمام مخیر حضرات اور غیور

عوام کی تہہ دل سے مشکور وممنون اور دعا گو ہیں۔ جنہوں نے چندہ و عطیات دے کر اس کام کو تکمیل تک پہنچانے میں آسانی پیدا کی۔

رپورٹرز: محمد باقر دلشاد، آمنہ بتول اینڈ صفیہ بتول

طالب علم کا اعزاز

نوربخشی طالب علم عابد حسین ولد محمد صادق نے کراچی یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ ایم (ماسٹر آف لاء) کے فائنل امتحان میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کر کے کامیابی حاصل کی۔ آپ علاقہ چھوربٹ کے گاؤں پرتک سے ہیں۔ اس سے قبل آپ کراچی یونیورسٹی ہی سے ایم۔ اے۔ بین الاقوامی تعلقات بھی کر چکے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ مختلف فلاحی اور سماجی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اس وقت آپ NYF ،کورنگی کراسنگ یونٹ کے صدر اور پرتک ویلفیئر آرگنائزیشن (کراچی زون) کے جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی عوام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ ہم تمام ممبران NYF کراچی خصوصاً کورنگی کراسنگ یونٹ کی طرف سے آپ کو اپنے اعلیٰ تعلیمی مقاصد میں بہترین کامیابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہے اور سب آپ کے روشن مستقبل کے لیے ہمہ وقت دعا گو ہیں۔

رپورٹر: انجینئر شاہد علی پرتکی

سید العارفین لائبریری کا قیام

سلینگ میں این وائی ایف کے قیام کے بعد سید العارفین لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی بنیاد جنرل سیکرٹری این وائی ایف سلینگ نے رکھی۔ تمام محب تصوف نے مذہب حقہ کی نادر اور قیمتی کتابیں بغیر ہدیے کے لائبریری کے لیے وقف کرنے کا اعلان کیا ساتھ ہی روزانہ لائبریری میں آ کر مذہب صوفیہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا عزم کیا۔ قارئین سے بھی گزارش ہے کہ وہ سید العارفین لائبریری سلینگ گونڈ کے لیے کتابیں عطیہ دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ۔

رپورٹر: ایم نعیم ثاقب

خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں محفل میلادؐ

گزشتہ دنوں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں بعد از نماز عشاء صفہ اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام محفل میلاد زیر صدارت مولانا کاچو فدا حسین صاحب منعقد ہوئی۔ تقریب میں ممتاز حسین، سلیم تصوفی، تقی الدین، محمد افضل اور اخوند موسیٰ نے قصیدے پیش کیے۔ اس موقع پر کاچو فدا حسین نے حضور اکرمؐ کی سیرت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں ملک کی سلامتی اور استحکام پاکستان کے لیے خصوصی دعا کی گئی اور درود و سلام کے پرسوز صداؤں کے ساتھ یہ روحانی محفل اختتام پذیر ہوئی۔

رپورٹر: سلیم تصوفی

ٹی پارٹی

این وائی ایف سکردو کی طرف سے جناب مقبول احمد ایڈوکیٹ اور ان کے بھائیوں کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت صدر جی ایچ سیف اللہ نے کی جبکہ مہمان خصوصی مقبول احمد ایڈوکیٹ اور ان کے برادرز تھے۔ تقریب کا آغاز عارف حسین نے تلاوت پاک سے کیا اور عابد حسین نوری نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔ اس کے بعد ماسٹر غلام رسول، مقبول ایڈوکیٹ، مولانا اقبال جاوید، صوبیدار ابراہیم اور مولانا جی ایچ سیف اللہ نے تقریریں کیں۔ جس میں این وائی ایف کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ فقہ الاحوط، دعوات صوفیہ اور اصول اعتقادیہ کی CD بنا کر منظر عام لانے پر این وائی ایف کے نوجوانوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب میں مقبول احمد ایڈوکیٹ کے والد محترم جناب حج محمد علی مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔

رپورٹر: ایس ایچ معروف

تقریب بسلسلہ ''شادی فاطمۃ الزہراؑ''

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ مردان صوفیہ نوربخشیہ برائے خواتین کھلاوق حیدر آباد سکردو کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ

''شادی فاطمہ الزہرا'' منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت جناب مولانا اقبال جاوید صاحب نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر عابد حسین نوری طالب علم مدرسہ شاہ ہمدانؒ جلوہ افروز تھے۔ جمیلہ بتول نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا اس کے بعد رابعہ اور ناظرہ نے نعت پیش کی۔ اس کے بعد بالترتیب نرگس، آمنہ، طاہرہ شریف، بلقیس اور ثمینہ گل نے انتہائی مدلل اور ولولہ انگیز تقریریں کیں۔ یہ تمام کامیابیاں بوا اقبال صاحب کی انتھک محنت کا ثمر ہے کہ آپ بلا معاوضہ عورتوں کو درس دے رہے ہیں۔ واقعی میں یہ ہمارے مذہب کے لیے ضروری ہے کہ خواتین کو فقہ الاحوط کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔ تقریب میں مولانا اقبال صاحب اور عابد نوری نے فکر انگیز تقریریں کیں۔ جلسہ کو پر رونق بنانے میں عابدہ، معصومہ، رباب، شاہ جہاں اور کوثر ذکیہ وغیرہ پیش پیش تھیں۔

رپورٹر: غلام مہدی

خراج عقیدت

پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن کے زیر اہتمام مدرسہ نور العلوم صوفیہ نوربخشیہ پرتوک میں جناب سید جلال الدین مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے ہفت روزہ قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ سید جلال الدین مرحوم ۱۹ فروری ۲۰۱۰ بمطابق ہجری ۴ ربیع اول بروز ہفتہ شام کے وقت بمقام کریس اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی اور مرچھا چھوربٹ کے مقام پر سپرد خاک کیا گیا۔ آپ جیسے نیک اور پرہیزگار بزرگوں کی وفات دین اسلام کے لیے خصوصاً مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے لیے ناقابل فراموش المیہ ہے۔ آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو جوار رحمت میں بلند مرتبہ عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹر: محمد بشیر لاہوتی، چھوربٹ پرتوک

عظیم الشان جلسہ

این وی ایف حیدر آباد یونٹ کرسہ تھگنگ سکردو کے زیر اہتمام مسجد شاہ مردان صوفیہ نوربخشیہ حیدرآباد کرسہ تھگنگ سکردو میں عظیم الشان جلسہ بسلسلہ ولادت باسعادت خاتم النبیین حضرت محمدؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب سجاد علی نے کی جب کہ مہمان خصوصی مولانا اقبال جاوید تھے۔ تقریب میں مولانا سجاد علی، حاجی محمد حسین اور محمد علی نے رسول کریمؐ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ تقریب میں مقررین نے حضورؐ کی آمد اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں امت مسلمہ کے اتفاق و اتحاد، پاکستان کی سلامتی اور افواج پاکستان کے لیے خصوصی دعاؤں کے ساتھ یہ عظیم روحانی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری

طالب علموں کا اعزاز

تعمیر ملت پبلک سکول آف ایکسیلنس کے تحت ہونے والے ٹیسٹ میں حسن آباد چھوربٹ سے تعلق رکھنے والے مندرجہ ذیل طالب علموں نے نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے سکالرشپ حاصل کی۔ ان طالب علموں کو تعمیر ملت فاؤنڈیشن فتح جنگ میں داخلہ دلایا گیا ہے ان طالب علموں میں سے زاہد حسین جنہوں نے ٹاپ پوزیشن حاصل کی ان کے علاوہ ثاقب علی، سرفراز احمد، شاہد عباس اور غلام حسنین شامل ہیں۔ طالب علموں نے اپنی کامیابی کو والدین کی دعاؤں کا نتیجہ قرار دیا اور مستقبل میں یہاں سے کامیاب ہو کر گاؤں اور علاقہ کی خدمات کو اپنی اولین ترجیحات قرار دیا۔

رپورٹر: ایم ادریس ظفر

سالانہ ریزلٹ ڈے

گزشتہ دنوں ایف جی مڈل سکول یوچنگ میں سالانہ نتائج کا اعلان کیا گیا اس سلسلے میں ایک پر وقار تقریب ہوئی جس کی صدارت ہیڈ ماسٹر محمد ابراہیم فیضی نے کی تلاوت کے بعد جناب مولانا محمد بشیر صاحب نے نتائج کا اعلان کیا۔

درجہ ہفتم میں گلشن بتول، رضیہ اور غلام امین نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ ششم میں محمد ایوب، محمد شریف اور نرگس نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ پنجم میں محمد اسحاق، حمید اللہ اور محمد معروف نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ چہارم میں ذوالفقار علی،

مبارک حسین اور سارہ حسن نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ سوم میں معصومہ، محمد قیوم اور شرافو نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ دوم میں غلام حسن، دلاور علی اور حدیقہ نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ اول اعلیٰ میں روشن، صوفیہ اور ثریا بانو نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری، درجہ اول ادنیٰ میں کائنات نور، عابدہ قربان اور ملکہ ذاکر نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آور آل نتیجہ 85% رہا۔

نوٹ: پنجم کلاس کی امتحانات گانچھے ایلمنٹری بورڈ اور کلاس ششم اور ہفتم کا امتحان ہائی سکول سرمو سنٹر نے لیا۔ تینوں کلاسوں میں نتیجہ 100% رہا۔ اس لیے تمام والدین اور اساتذہ نے خوشی کا اظہار کیا۔

رپورٹر: ہیڈ ماسٹر سکول ہذا

سہ روزہ اعتکاف نشینی کا اختتامی جلسہ

سالکان خدا بزرگان دین اور چند خوش قسمت حضرات سریک گرونگ سکل مسجد میں جناب مولانا رستم علی انجم کی زیر نگرانی تین دن اعتکاف نشین ہوئے۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت رستم علی انجم نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب کاچو فدا حسین جلوہ افروز تھے۔ جلسہ کو بارونق بنانے میں جناب عبداللہ جانباز، صوفی غلام رسول اور صوبیدار ابراہیم کھانوی پیش پیش تھے۔ آخر میں مذہب حقہ کی آبیاری اور ملک کی سلامتی کے لے خصوصی دعائیں کیں۔

رپورٹر: عابد حسین نوری

NYF سکردو کا اہم میٹنگ

گزشتہ دنوں این وائی ایف سکردو یونٹ کی ایک اہم میٹنگ بعد از نماز جمعہ خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں منعقد ہوئی جس کی صدارت جی ایچ حنیف اللہ نے کی۔ اجلاس میں حسب ذیل نکات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ۱۔ سال نو کے لیے پروگرام مرتب کرنا۔ ۲۔ مختلف جگہوں پر حلف برداری کے لیے پروگرام تشکیل دینا۔ ۳۔ بک بینک کا قیام۔ اجلاس میں درج ذیل نوجوانوں نے اظہار خیال کیا۔ جی ایچ سیف اللہ، بوا یوسف، حاجی حمید کمال، بوا ذاکر حسین خان، نوید علی، محمد عبداللہ، شیر علی، سلیم تصوفی اور راقم شامل تھے۔

رپورٹر: ممتاز حسین

نوربخشی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے طلباء کا اعزاز

نوربخشی کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے 6 طلباء نے تعمیر ملت فاؤنڈیشن پاکستان کے زیر اہتمام سکالرشپ کے لئے ہونے والے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور تعمیر ملت سکول آف ایکسیلنس جنگ میں مزید تعلیم کیلئے منتخب ہوئے۔ ان ہونہار بچوں میں حسن آباد فیض بخش پبلک سکول سے چار طلباء، اور تعمیر ملت پبلک سکول جناح ٹاؤن سکردو میں زیر تعلیم دو طلباء شامل ہیں۔ اس موقع پر تعمیر ملت فاؤنڈیشن کے ریجنل ڈائریکٹر جناب عبدالرحیم صاحب نے تعمیر ملت فاؤنڈیشن کی طرف سے اس خوشخبری کا اعلان کیا کہ ان ہی طلباء میں سے کوئی اگر FSc کے بعد الشفاء میڈیکل کالج جو کہ ملک کے مشہور و معروف کالجوں میں شامل ہے کے داخلہ ٹیسٹ کوالیفائی کرتے ہیں تو تعمیر ملت فاؤنڈیشن انکے میڈیکل کالج کے جملہ اخراجات بھی ادا کرے گا۔

سرکاری ملازمین کو ترقی پر مبارکباد

سکردو (بیورو رپورٹ) گلگت بلتستان کے سرکاری اداروں میں کام کرنے والے مختلف ملازمین کے عہدوں میں ترقی ملی ہے اس خوشی کے موقع پر مختلف سیاسی اور عوامی شخصیات نے انہیں مبارکباد دی ہے۔ ان میں مشہور و معروف آئی سرجن ڈاکٹر نیاز علی صاحب کو گریڈ 20 میں ترقی ملی ہے وہ اس وقت DHQ ہسپتال سکردو میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب احمد علی ہاشمی اسسٹنٹ اکاؤنٹ آفیسر AGPR گلگت کو 17 سکیل میں ترقی ملی ہے، محمد اسحاق سینئر آڈیٹر کو اسسٹنٹ اکاؤنٹ آفیسر پر ترقی ملی ہے۔ ضلع گانگ چھے کے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں کام کرنے والے جناب غلام محمد SA، مبارک علی SA، حسین SA، ضلع سکردو کے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں کام کرنے والے جناب نثار علی اور محمد علی SA کو

گریڈ 16 میں ترقی ملی ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ بھی اس خوشی کے موقع پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں امیرآباد ویلفیئر ایسوسی ایشن چھوربٹ یونٹ کی تقریب حلف برداری عبدالرشید ہاؤس امیرآباد میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا۔ سعادت آخوند محمد الیاس نے حاصل کی۔ تقریب حلف برداری میں تمام اراکین کے علاوہ گلگت اور خپلو یونٹس کے ممبران نے بھی شرکت کی۔ گلگت یونٹ کے صدر فرمان علی ساقی کے نومنتخب ممبران سے حلف لیا۔ نئے ممبروں کے نام یہ ہیں۔ ذوالفقار علی فدائی، صدر، محمد علی گلزار جنرل سیکریٹری، سکندر علی ڈپٹی جنرل سیکریٹری، غلام رسول جامی آفس سیکریٹری، مظفر علی رابطہ سیکریٹری، غلام حسین مرغوب فنانس سیکریٹری، اور ملک گلزار حسین کو سیکریٹری نشرواشاعت منتخب کیا گیا۔ رپورٹر: ملک گلزار حسین

گزشتہ دنوں NYF کرسمہ تھنگ یونٹ کا قیام صفہ اسلامک سنٹر میں منعقدہ ایک اہم میٹنگ میں عمل میں لایا گیا اور جمعۃ المبارک کی سکیورٹی، صفہ اسلامک سنٹر کے نظام کو چلانے کے ساتھ ساتھ دوسری اہم ذمہ داری سونپی گئی۔ جس میں ممتاز حسین صدر، سلیم تصوفی نائب صدر، محمد افضل جنرل سیکریٹری، اسد اللہ فنانس سیکریٹری، عبداللطیف سیکریٹری نشرواشاعت، علی جان صابری، جبکہ محمد انور نوری کو ناظم اجلاس منتخب کیا گیا۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ ساتھ منعقدہ محفل کا اختتام پزیر ہوا۔

گزشتہ دنوں امیرآباد ویلفیئر ایسوسی ایشن گلگت یونٹ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت معروف سماجی کارکن فرمان علی نے کی۔ اجلاس میں گلگت یونٹ کی کابینہ سازی کے حوالے سے تفصیلی گفت شنید ہوئی۔ آخر میں متفقہ طور پر فرمان علی ساقی کو صدر قاری غلام رسول نائب صدر، غلام حسین سینئر صدر، علی موسیٰ جنرل سیکریٹری، ماسٹر بشیر ڈپٹی جنرل سیکریٹری، انور حسین فنانس سیکریٹری، غلام حسین ڈپٹی فنانس سیکریٹری، فتح محمد رابطہ سیکریٹری، غلام عباس پریس سیکریٹری اور درویش علی کو چیف کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا۔ رپورٹر: ملک گلزار حسین

گزشتہ دنوں کورو گلشن ٹاؤن میں جناب حاجی محمد حسین ممبر یونین کونسل کے زیر قیادت ایک میٹنگ منعقد کی گئی جس کا مقصد صرف صرف نوربخشی نوجوانوں کو منظم رکھنا، فلاحی مقاصد کے لیے کام کرنا، اور اہم دینی اور دنیاوی امور میں متفقہ فیصلہ کرنا۔ اس موقع پر NYF گلشن ٹاؤن کی نئے کابینہ کا انتخاب ہوا جو درج ذیل ہیں۔

وزیر اشرف سرپرست اعلیٰ، غلام محمد پروانہ صدر، شکور علی شیراز نائب صدر، غلام مہدی بہشتی جنرل سیکرٹری، محمد سہیل سیکرٹری نشرو اشاعت، محمد صابر صابری رابطہ سیکرٹری، علیجان صابری فنانس سیکرٹری، محمد آمین صدیقی خزانچی اور محمد الیاس خالد ناظم اجلاس۔ رپورٹر: محمد سہیل

گزشتہ دنوں یوچنگ ہاؤس کراچی میں یوچنگ ملت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کراچی یونٹ کی سالانہ حلف برداری کے سلسلے میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں مہمان خصوصی جناب مولانا قاری محمد ابراہیم تھے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عنایت حسین سرانجام دے رہے تھے۔ تقریب میں انجمن تحفظ اہلیان یوچنگ کے اراکین کے علاوہ تمام ذی شعور عوام الناس نے شرکت کی۔ ثناء اللہ ثنائی نے تلاوت پاک سے تقریب کا آغاز کیا جس کے بعد بوا انور حسین اور محمد آصف نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔ تقریب میں سخاوت حسین تبسم، مہدی تبانی، محمد آمین، غلام علی جوہر، مہدی خان، ماموں جابر صاحب، محمد شریف شہبازی، قاری محمد ابراہیم صاحب، سابق صدر محمد بشیر صاحب اور صدر غلام مرتضیٰ مصفی نے اپنے اپنے زرین خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں کامیاب الیکشن پر تمام ممبران کو خراج تحسین پیش کیا۔ رپورٹر: محمد شریف شہبازی، پریس سیکرٹری

گزشتہ دنوں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن یوچنگ یونٹ کے زیر اہتمام تقریب حلف برداری منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت جناب صدر علی موسیٰ نی کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر صدر گانگ چھے جناب مولانا محسن علی صاحب تھے۔ ضلعی صدر کے علاوہ این وائی ایف گانگ چھے کے دیگر رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ قاری موسیٰ جنیدی

نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا۔ بشیر قیوم نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں عصر حاضر کے چیلنجوں سے شرکاء کو آگاہ کیا۔ آخر میں مولانا محمد محسن علی نے نئی کابینہ سے حلف لیا اور دعائے خیر کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

غلام محمد آزاد نگران اعلیٰ، علی موسیٰ صدر، موسیٰ جنیدی نائب صدر، شاہد علی جوائنٹ سیکریٹری، علی محمد جنرل سیکرٹری، مہدی پروانہ سیکرٹری نشرو اشاعت، محمد اسحاق اسحاق معاون سیکرٹری ناشر علی موسیٰ بری رابطہ سیکرٹری اور سخاوت حسین معاون رابطہ سیکرٹری۔

رپورٹر: غلام مہدی پروانہ

❁ گزشتہ دنوں سلینگ گونڈ میں این وائی ایف سلینگ یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا جو کہ نالہ جات میں پہلا یونٹ ہے۔ یونٹ سازی میں محترم مولوی رستم علی صاحب اور محمد علی زخور پہ نے اہم کردار ادا کیا۔ بنیادی ممبران درج ذیل ہیں۔

نجم الدین ثاقب صدر، غلام سرور نائب صدر، محمد نعیم ثاقب جنرل سیکرٹری، محمد جنید، دانیال رستم، ذکاوت علی، محمد باقر، بوا جاوید، امتیاز عظیم، ضامن علی، ظفر عباس، اکرام ذوالقرنین، غلام رسول، بابو نواز، محمد اقبال، معراج، فدا علی، ذکا واللہ، اشرف حسین، عنایت علی، محمد علی کیلبوا، سیف علی، ساجد علی اور اعجاز حسین صاحب۔

رپورٹر: محمد نعیم ثاقب

❁ جناب شاہین نبی کی صدارت میں تلس سٹوڈینٹ فیڈریشن کی نئی کابینہ کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ گزشتہ سال فیڈریشن کے کام کو سراہا گیا اور نئے منتخب ہونے والے عہدے داروں کو اپنے فرائض کو صحیح طریقے سے انجام دینے کی تلقین کی گئی۔

نور علی تلسوی سرپرست اعلیٰ، شاہین نبی صدر، محمد موسیٰ الفقیر نائب صدر، علی خان جنرل سیکرٹری، ولایت حسین غالب ڈپٹی جنرل سیکرٹری، شجاعت علی شجاع فنانس سیکرٹری، جی ایم پروانہ سیکرٹری نشرواشاعت، محمد آمین جوائنٹ سیکرٹری، محمد اشرف عجب گل ڈپٹی فنانس سیکرٹری، شبیر حسین مستانہ رابطہ سیکرٹری اور ضمیر حسین بلبل پریس سیکرٹری۔

رپورٹر: محمد بلال کارکن فیڈریشن خپا

❁ گزشتہ دنوں مسجد العارفین صوفیہ نوربخشیہ کشوباغ سکردو میں این وائی ایف کے قیام کے لیے پروقار تقریب ہوئی جس کی صدارت جناب امام مولانا محمد اقبال جاوید نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی جناب جی ایچ سیف اللہ صاحب تھے۔ تقریب کا آغاز زاھد حسین نے تلاوت پاک سے کیا جس کے بعد محمد عامر اور شاہد اختر نے نعت پیش کی۔ تقریب میں مولانا محمد اقبال جاوید، ڈاکٹر عبدالکریم، جنید علی بلتستانی اور جی ایچ سیف اللہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جی ایچ سیف اللہ صاحب نے تمام کارکنوں سے حلف لیا جو درج ذیل ہیں۔

عبداللہ سریکی صدر، مولانا شبیر نائب صدر، نوید ذوق جنرل سیکرٹری، محمد عامر خزانچی، عرفان علی نائب خزانچی، ربانی ناظم اجلاس، شاہد علی اختر نائب ناظم اجلاس، زاھد حسین رابطہ سیکرٹری، ریاض نائب رابطہ سیکرٹری اور جنید بلتستانی نشرواشاعت سیکرٹری۔

رپورٹر: جنید بلتستانی

❁ گزشتہ دنوں ہیومن ویلفیئر آرگنائزیشن تلس گلگت یونٹ کا ایک اہم اجلاس حاجی محمد حسین ہاؤس چنار باغ گلگت میں منعقد ہوا۔ شرکاء نے ماہانہ نوائے صوفیہ کی ترسیل میں تاخیر پر پریشانی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اس رسالے میں شائع ہونے والے تمام مضامین قابل دید ہیں۔ رسالہ منفرد بزرگان دین کی حیات مبارکہ کا عکاس ہے اور یہ رسالہ پوری دنیا میں عہد نو کی آواز بلند کر رہا ہے اس سلسلے میں تنظیم کے شرکاء نے نوائے صوفیہ کے ساتھ تعاون کا بھرپور عزم کیا اور باہمی اتحاد واتفاق و بھائی چارے پر زور دیا۔ تنظیم کی نئی کابینہ کے اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

علی محمد صدر، محمد حسین نائب صدر، حاجی محمد ابراہیم نگران اعلیٰ، عبدالرحیم جنرل سیکرٹری، انور علی ساقی ڈپٹی جنرل سیکرٹری، ہدایت علی رابطہ سیکرٹری، اقبال حیدر حیدری سیکرٹری فنانس، حسن علی پروپیگنڈہ سیکرٹری اور محمد حسن ولد جعفر ناظم اجلاس۔

رپورٹر: اقبال حیدر حیدری

❁ گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی جس میں اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور طلبا کو

درج ذیل عہدوں سے نوازا گیا۔

نور علی نوری ڈوغنی صدر، طاہر علی تھلوی نائب صدر، عابد حسین نوری نچلوی نائب جنرل سیکرٹری، ذوالفقار علی رحمانی تلسوی پریس سیکرٹری، محمد ثاقب نوری تلسوی خزانچی، جاوید جوہری سلینگی ناظم اجلاس اور عابدین فیضی کریسی نائب ناظم اجلاس۔ رپورٹر: ذوالفقار علی تلسوی

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

انتقال پُرملال و تعزیتی اجلاس

❀ سکردو (بیورو رپورٹ) بلدیہ سکردو کے سابق ممبر غلام علی حیدری آف چلونکھا اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے سکردو میں انتقال ہوگئے ان کی عمر 60 سال تھی۔ ان کی وفات پر زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ نوربخشی کمیونٹی کے راہنماؤں نے مرحوم کے گھر جاکر ان کے پسماندگان سے تعزیت کی مدرسہ شاہ ہمدان کے طلباء نے ان کے گھر جاکر فاتحہ خوانی کی۔ ادارہ نوائے صوفیہ بھی ان کے اچانک وفات پر لواحقین سے تعزیت پیش کرتا ہے۔

❀ گزشتہ دنوں پر سکردو زون کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں مدرس آخوند محمد حسین بیون چھوربٹ کی اچانک وفات پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور مرحوم کیا ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اور لواحقین کے لئے صبر وتحمل کی دعا مانگی گئی۔

رپورٹ: محمد نواز، سیکریٹری نشرواشاعت

❀ سید جلال الدین کا انتقال پورے نوربخشیوں کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

• قربان علی آسی پرتو کی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

❀ گزشتہ دنوں جناب قبلہ آغا جلال الدین کاظمی کی اچانک رحلت ہوئی۔ اس افسوس ناک موقع پر پوری قوم بشمول مرحوم کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ ہم سب کو اور اپوچو کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما۔

رپورٹر: غلام حسین عاشقی و ملک گلزار حسین چھوربٹ

❀ حاجی بوا ماسٹر بوا محمد خلیل گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ مرحوم کا جسد خاکی مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں لایا گیا۔ ان کی نماز جنازہ مسجد شاہ ہمدان میں پڑھی گئی۔

رپورٹر: ابراہیم سراج براہوی، مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

❀ گزشتہ دنوں کو میک ہاؤس کورنگی کراسنگ کراچی میں شریف حسین کی زیر صدارت ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ اجلاس میں بزرگ عالم دین سید جلال الدین میر واعظ مرچھا چھوربٹ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور فاتحہ خوانی کی گئی۔ اجلاس میں مرحوم کے بیٹے سید علی، سید محمد علی اور سید احمد شاہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا۔

رپورٹر: حسنین علی چھوربٹی، کراچی

❀ NYF کراچی ڈویژن کا ایک تعزیتی اجلاس NYF آفس منظور کالونی میں منعقد ہوا۔ جس میں جید عالم دین جناب علامہ مفتی عبد الحلیم نوربخشی کی جوان بیٹی کے اچانک انتقال پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مرحومہ کی دینی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور فاتحہ خوانی کی گئی۔ یاد رہے مرحومہ مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ منگھوپیر میں بچوں کو دینی تعلیم دے رہی تھی۔

رپورٹر: ڈپٹی انفارمیشن سیکرٹری کراچی

❀ این وائی ایف سکردو کا ایک تعزیتی اجلاس سکردو آفس میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت صدر جی ایچ سیف اللہ نے کی اجلاس میں اویسر محمد ابراہیم تھلوی اور امیر علی ممتاز کی والدہ محترمہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار اور دعا کی گئی۔ رپورٹر: شبیر حسین معروف پریس سیکرٹری

❀ پریک ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کے زیر اہتمام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراسنگ کراچی میں ممتاز عالم دین جناب سید جلال الدین (مرحوم) کی ناگہانی رحلت پر دعائے مغفرت کے لیے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر جناب غلام حسین، صدر جناب عبدالغفور غفاری صاحب اور جناب مولانا نثار حسین نے مرحوم کی دینی

باقی صفحہ نمبر 39 پر

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

محمد یوسف نوری

❀ نوائے صوفیہ کے لیے ایک مختصر مضمون "طالب علم کے فرائض" ارسال خدمت ہے۔ مہربانی فرما کر مضمون کو رسالے میں جگہ دیں۔ (نذیر حسین منہاس، ہرکھور، بلغتری)

جواب: مضمون قابل اشاعت ہونے اور باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

❀ پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے۔ نوائے صوفیہ کے تمام قارئین کو دعا و سلام۔

(حق نواز تصوفی، حیدرآباد ڈغونی، کلاس فورتھ ایئر ڈگری کالج سکردو)

❀ رسالے کی تاخیر سے پہنچنے پر بے چین رہتا ہوں۔ رسالے کے توسط سے نہ صرف عام لوگ بلکہ خواتین بھی مستفید ہو رہی ہے۔ رسالے کی ترقی، علامہ صاحب کی عمر درازی اور دیگر اراکین نوائے صوفیہ کے لیے دعا گو ہوں۔

(بشارت علی حتی، ڈغونی، کلاس سیکنڈ ایئر ڈگری کالج سکردو)

❀ رسالے کی اشاعت میں تاخیر سے بے چین رہتا ہوں۔ اپیل کرتا ہوں کہ رسالے کی بروقت اشاعت کو یقینی بنائیں۔ (غلام محمد پروانہ، سرموں گون)

❀ گزارش ہے کہ نوائے صوفیہ کے ہر شمارے میں اصول اعتقادیہ کا بھی ترجمہ اور تشریح کے ساتھ شائع کرانے کا بندوبست کیا جائے تاکہ اس مصروف ترین دور میں اصول اعتقادیہ کے مسائل ہر نوربخشی کے ذہن نشین ہو جائیں گے۔

(عبدالقادر علی، کلاس سیون، پبلک سکول سکردو)

جواب: آپ کا مشورہ نوٹ کرلیا ہے۔

❀ کچھ سوالات ارسال خدمت ہیں اپنے مؤقر رسالے میں جوابات سے نوازیں۔ (محی الدین بلغاری، بلغار، خودکھا)

جواب: باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

❀ ایک سوال ارسال خدمت ہے۔ برائے مہربانی جواب دے کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (عبداللہ جاوید ہوشیوی)

جواب: باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

❀ میں نوائے صوفیہ کا قاری ہوں۔ سانحہ عظیم کے زیر عنوان سے ایک خبر ارسال خدمت ہے۔ نوائے صوفیہ میں شائع کرکے شکریہ کا موقع بخشیں۔ (غلام حسین عاشق، سرموی، کراچی)

❀ نوائے صوفیہ کے لیے یہ میرا پہلا خط ہے۔ امید ہے کہ رسالے میں شامل کرکے حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ (آخوند غلام حسین، لونکا)

❀ عرض کرتا ہوں کہ نوائے صوفیہ میں مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے طلبا کے مضامین کم شامل کرتے ہیں۔

(ابراہیم سراج براہوی، مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

جواب: تمام قابل اشاعت مضامین کے لیے ادارہ یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔ (ایڈیٹر)

❀ انگریزی زبان کی اہمیت اور نوجوان میں اس کی مقبولیت کی پیش نظر ایک مضمون ارسال ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں شکریہ۔ (علی حسن خپلو سرکیب)

❀ رسالہ میں فقہی مسائل پڑھ کر خوش ہوتا ہوں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ نور بن کر لوگوں کے دلوں کو منور کرے آمین

(محسن عباس تمنا)

❀ سالانہ چندہ جناب نمائندہ خپلو شمیم رضا کگھی کے حوالہ کرکے چار ماہ بیت چکے ہیں مگر کوئی شمارہ موصول نہیں ہوا۔ برائے مہربانی رسالہ کی ترسیل کا انتظام بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ ایک مضمون بھی منسلک ہے شائع کرکے شکریہ کا موقع بخشیں۔

(محمد بشیر لاہوتی چھوربٹ پرتوک)

❀ ایک مضمون ارسال خدمت ہے شائع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (غلام رسول جگر کھرکو ہوسکیل)

❀ رسالے کے لیے وقت نکال کر ایک نعت شریف تیار کی ہے جو کہ ارسال ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(قیصر محمود صدیقی خپلو گربونگ)

❀ ایک مضمون پیش خدمت ہے شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (عاشق حسین سحر کھرکو گھربونگ)

❀ میری دعا ہے کہ تمام نوربخشیوں کو اتحاد، اتفاق سے رہنے کی توفیق عطا ہو اور نوائے صوفیہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ آمین

(زاہد آرزو گھربونگ کھرکو)

❀ دو مضمون ارسال خدمت ہے۔ ایک معراج النبیؐ کے حوالے سے لکھا ہے تاکہ اسی ماہ کی مناسبت سے اشاعت ہو سکے۔

(مولوی عبدالحمید)

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

بقیہ: تصوف کی خبریں

خدمات پر روشنی ڈالی اور مغفرت کے لیے اجتماعی دعا کی۔ ہم سب کی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹر: عابد حسین ایڈوکیٹ

❀ گزشتہ دنوں NYF سکردو سیکرٹریٹ کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر عبدالکریم منعقد ہوا۔ اجلاس میں تصوف کے عظیم علمبردار اور اعتکاف نشینی کے نگران جناب حاجی ماسٹر خلیل براہوی کی اندوہناک موت سید جلال الدین اور حسن شگری صاحب کی والدہ ماجدہ کی اچانک رحلت پر انتہائی دکھ وغم کا اظہار کیا گیا اور دعا کی کہ لواحقین کو غریق رحمت و مغفرت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

رپورٹر: NYF سکردو

❀ انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام غلام حسن شگری کی والدہ ماجدہ، جی ایچ معروفی کی ہمشیرہ اور موسیٰ تھگسی کی والدہ کی وفات پر انتہائی دکھ وغم کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے بعد از نماز جمعہ مغفرت کی دعا مانگی گئی۔

رپورٹر: غلام محمد شاہین، علی پور

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

بقیہ: لوح

غرض قمر کی لوح شاعری پر اشعار کے ایسے آبدار موتی جا بجا بکھرے ہوئے ہیں۔ جہاں انہوں نے حیرت انگیز تخلیقی قوت کا مظاہرہ کیا ہے وہاں اپنی تنقیدی صلاحیتوں کو بھی ایک حد تک بروئے کار لاتے تو بہت سے ایسے اشعار کے خدوخال بھی سنور سکتے تھے، جو شاعر کی کم التفاتی کا گلہ کرتے نظر آتے ہیں۔

اُمید ہے خوب سے خوب تر کی طرف قمر کا تخلیقی سفر جاری رہے گا اور ارض بلتستان کا یہ خوبصورت شاعر لوح جہاں پر اپنے انمٹ نقوش چھوڑ جائے گا۔

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

بقیہ: بچوں کا نوائے صوفیہ

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے ارشاد فرمایا کہ میں چھ چیزوں کو چھپا رکھا ہے لوگ انہیں غیر جگہ تلاش کرتے ہیں۔ اس لیے وہ ان کو حاصل نہیں کر سکتے۔

☆ علم کو میں نے بھوک اور سفر میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے شکم اور وطن میں تلاش کرتے ہیں۔

☆ راحت کو میں نے جنت میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں۔

☆ عزت کو میں نے شب بیداری میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے سلاطین کے دربار میں تلاش کرتے ہیں۔

☆ بلندی کو میں نے تواضع اور انکساری میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے غرور میں تلاش کرتے ہیں۔

☆ دعا کی قبولیت کو میں نے لقمہ حلال میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے حرام مال میں تلاش کرتے ہیں۔

☆ تونگر کو میں نے قناعت میں چھپا رکھا ہے مگر لوگ اسے حرص میں تلاش کرتے ہیں۔ (ماریہ فضل شگری)

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

وصولیات بیوروچیف، نمائندوں اور قارئین سے شمارہ نمبر103، 104

نام نمائندہ / قاری	رقم	نام نمائندہ / قاری	رقم
غلام مہدی HAWA	6,000/-	غلام محمد شاہین نمائندہ علی پور سے (شمارہ ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴)	3,932/-
حاجی عبدالکریم کھرکوہ	2,000/-	بوا شکور انور بذریعہ بوا افضل شگری	1,500/-
ذوالفقار علی گلگت	420/-	شمیم رضا بگنی چیف بیورو گنگ چھے شمارہ ۱۰۳، ۱۰۴	2,240/-
اعجاز ذخونی	420/-	ماسٹر علی غور شگر	1,000/-
اسلام آباد مسجد سے	2,450/-	ثناء اللہ نمائندہ لاہور	700/-
شاہ سید ہاسٹل راولپنڈی	500/-	صوفی عبداللہ راولپنڈی	700/-
محمد حسین عسکری گون شمارہ ۱۰۳، ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	960/-	صوفی سوئی بلغار شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	600/-
بابو غلام علی براوی شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	620/-	بابو غلام علی تھگس شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	1,000/-
ماسٹر غلام نبی گونمایار بلغار شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	500/-	محمد شریف دلشاد گمبہ براہ شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	500/-
ماسٹر شکور / محمد رضا سرگیب سے شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	550/-	محمد بشیر لاہوتی پرتوک چھوربٹ خریداری کے لیے ایڈوانس بذریعہ شمیم بگنی	420/-
محمد حسن جنید کریس	1,000/-	یوسف نمائندہ لاہور	350/-
ماسٹر عبدالرحمن غریس 5 کاپی شمارہ ۱۰۳ کا بذریعہ شمیم بگنی	175/-	غلام محمد پروانہ تلس شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	840/-
محمد اقبال ہمیں شاکر جنرل سٹور شمارہ ۱۰۴ بذریعہ شمیم بگنی	1,020/-	بوا حسین نمائندہ بلغار ڈغوق	700/-
بابو لیاقت خپلوی	1,000/-	ضلع گانگ چھے خپلو بالا بذریعہ معروف شمارہ ۱۰۴	640/-
محمد علی خواجہ تلس	100/-	NYF منگو پیر کراچی	50/-
کل میزان:			32,887/-